22

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

20 تا 26 ذوالحجہ 1446ھ / 17 تا 23 جون 2025ء

اس شمارے میں

دنیا عالمی جنگ کی طرف جا رہی ہے؟

عیدالاضحیٰ کا اصل پیغام

یوکرین کا روس پر بڑا حملہ

عالمی حالات،
حکومتِ پاکستان اور عمران خان

دنیا خون آشام بلاؤں کی زد میں

Is There a Crack in Western Support for Genocide?

کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''یہ چاہتے ہیں کہ اللہ (کے چراغ) کی روشنی (اسلام) کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں۔ حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا، خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔'' (الصف:8)

اس آیت میں یہود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہود ہی کے بارے میں یہ بات کیوں کہی گئی کہ وہ اللہ کے نور کو گل کرنا چاہتے ہیں؟ اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لیے جزیرہ نمائے عرب میں اس وقت مسلمانوں کے جو دشمن موجود تھے، ان پر ایک نگاہ ڈالنی ہوگی۔ ان میں سے ایک تو مشرکین تھے جن کے سرخیل قریش مکہ تھے مگر یہ بہت بہادر اور جری لوگ تھے، سامنے سے حملہ کرتے تھے، جبکہ دوسرے دشمن یہود تھے۔ یہ انتہائی بزدل تھے۔ ان کے بارے میں سورۃ حشر میں آیا ہے کہ یہ کبھی کھلے میدان میں مقابلہ نہیں کریں گے، ہاں چھپ کر قلعوں کے اندر سے پتھراؤ کریں گے۔ ابوجہل نے تو اپنے باطل ''دین'' کے لیے بھی بہرحال گردن کٹوائی مگر ان میں اس کی ہمت نہیں۔ یہ تو صرف پھونکوں سے کام چلانا چاہتے ہیں کیونکہ پروپیگنڈے اور سازشوں کے سوا ان کے پاس کچھ نہیں۔ مگر ان کی سازشوں اور پروپیگنڈے کے جواب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ اپنے نور کا اتمام کر کے رہے گا چاہے یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو''۔

آج کے حالات میں بھی اسی صورتحال کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ گویا ؎

آگ ہے، اولادِ ابراہیم ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے؟

بعینہٖ یہی کیفیت یہود کی آج بھی ہے۔ اس وقت صیہونیت جس طرح اسلام کے اس نور کو بجھانے کی فکر میں ہے اور جس تیزی سے یہود اپنے منصوبے روبہ عمل لا رہے ہیں، اس کا اندازہ اس سے لگایئے کہ دنیا کی سب سے بڑی حکومت کے سر پر بھی وہی سوار ہیں۔ انہوں نے اسلام کا راستہ روکنے کے لیے پوری دنیا میں اسلامی بنیاد پرستی اور انتہا پسندی کو ہوا بنا کر کھڑا کر دیا ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں
کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

قارون، فرعون اور ہامان کی سرکشی اور ہلاکت

الھدیٰ 1137 ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سُورۃُ العَنکبُوت | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 39، 40

وَقَارُوۡنَ وَفِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ ۟ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ فَاسۡتَکۡبَرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَمَا کَانُوۡا سٰبِقِیۡنَ ﴿۳۹﴾ فَکُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَیۡهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَخَذَتۡهُ الصَّیۡحَةُ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا ۚ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیَظۡلِمَهُمۡ وَلٰکِنۡ کَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۴۰﴾

آیت ۳۹: ﴿وَقَارُوۡنَ وَفِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ ۟﴾ ”اور (اسی طرح ہلاک کیا ہم نے) قارون‘ فرعون اور ہامان کو بھی۔“

﴿وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ﴾ ”اور ان کے پاس آئے تھے موسیٰ ؑ واضح نشانیاں لے کر“

﴿فَاسۡتَکۡبَرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَمَا کَانُوۡا سٰبِقِیۡنَ ﴿۳۹﴾﴾ ”تو انہوں نے زمین میں تکبر کیا‘ لیکن وہ ہماری پکڑ سے بچ کر نکل جانے والے نہیں تھے۔“

آیت ۴۰: ﴿فَکُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ ۚ﴾ ”چنانچہ ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اُس کے گناہ کی پاداش میں پکڑا۔“

﴿فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَیۡهِ حَاصِبًا ۚ﴾ ”تو اُن میں وہ بھی تھے‘ جن پر ہم نے زوردار آندھی بھیجی۔“

﴿وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَخَذَتۡهُ الصَّیۡحَةُ ۚ﴾ ”اور ان میں وہ بھی تھے جنہیں چنگھاڑ نے آ پکڑا۔“

﴿وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ ۚ﴾ ”اور ان میں وہ بھی تھے جنہیں ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔“

﴿وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا ۚ﴾ ”اور وہ بھی تھے جن کو ہم نے غرق کر دیا۔“

﴿وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیَظۡلِمَهُمۡ وَلٰکِنۡ کَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۴۰﴾﴾ ”اور اللہ ایسا نہیں تھا کہ ان پر ظلم کرتا‘ بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔“

درس حدیث

مال و دولت کا فتنہ

عَنۡ کَعۡبِ بۡنِ عِیَاضٍ ؓ قَالَ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوۡلُ: ((اِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ فِتۡنَةً وَاِنَّ فِتۡنَةَ اُمَّتِی الۡمَالُ)) (رواہ الترمذی)

سیدنا کعب بن عیاض ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”بے شک ہر امت کے لیے ایک آزمائش ہوتی ہے اور بے شک میری امت کی آزمائش مال ہے۔“

تشریح: جو لوگ مال و دولت جمع کرنے کی دوڑ دھوپ میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے یہ مال واقعی ایک آزمائش اور فتنہ ہے سو یہ حضرات عبادات، اخلاقیات اور معاملات میں نہایت سستی کا مظاہرہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسے لالچی لوگوں میں ایک بیماری یہ بھی آجاتی ہے کہ یہ مال سمیٹنے کے ہر طرح کے جائز ناجائز طریقے اپناتے ہیں، مثلاً سود کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں جس کی حرمت پر امت کا اجماع ہے، اسی طرح جوا، سٹہ، دھوکہ دہی، فراڈ وغیرہ۔ البتہ حلال ذرائع سے کمانے والے اور حلال جگہوں پر خرچ کرنے والے لوگوں کے حق میں مال فتنہ نہیں بلکہ ایک بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے اہل وعیال کی کفالت میں مگن رہتے ہیں اور مستحق عزیز و اقارب اور غرباء و مساکین کی تلاش میں رہتے ہیں کہ صدقہ و خیرات کے ذریعے ان کی مدد کریں۔ رفاہ عامہ کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر دین کو بالفعل قائم و نافذ کرنے کی جدوجہد میں مال خرچ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے حق میں مال آزمائش نہیں بلکہ اللہ کی عظیم نعمت ہے۔ اللہ اس میں برکت بھی ڈالتا ہے اور اضافہ بھی کرتا ہے۔

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظام خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

20 تا 26 ذوالحجہ 1446ھ — جلد 34
17 تا 23 جون 2025ء — شمارہ 22

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا عالمی جنگ کی طرف جا رہی ہے؟

سعودی عرب کے ادارہ شماریات کے مطابق اس سال تقریباً 17 لاکھ مسلمانوں نے حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کا حج قبول فرمائے۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر دنیا بھر میں بسنے والے کم و بیش دو ارب مسلمانوں میں سے اکثریت نے سنتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کروڑوں جانوروں کی قربانی پیش کی۔ اللہ تعالیٰ سب کی قربانی قبول فرمائے۔ لیکن کیا مسلم ممالک قربانی کا گوشت غزہ میں بدترین قحط کے شکار مسلمان بھائیوں، بہنوں، ماؤں، بیٹیوں، بچوں، بوڑھوں تک پہنچا سکے؟ غزہ کے مسلمانوں کے لیے تو گویا ہر روز عیدِ قربان ہے۔ 7 اکتوبر 2023ء سے شروع کی گئی مسلسل وحشیانہ اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 55 سے 60 ہزار مسلمان شہید ہو چکے ہیں جن میں سے 70 فیصد عورتیں اور بچے ہیں۔ حالیہ دنوں میں اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کے 10 غیر مستقل اراکین نے غزہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کی جس میں اسرائیل کو فوراً جنگ بندی کرنے کا کہا گیا اور یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ اسرائیل غزہ کو دنیا بھر سے بھیجی جانے والی امداد کو روکنا بند کرے۔ قرارداد کے حق میں 14 ووٹ آئے اور مخالفت میں صرف ایک۔۔۔۔ امریکہ نے اس قرارداد کو ویٹو کر دیا۔ اگرچہ سیکیورٹی کونسل میں پاکستان کے مندوب عاصم افتخار احمد نے اس موقع پر بھرپور تقریر کی جسے ہم قابلِ تحسین سمجھتے ہیں لیکن اصل سوال تو یہ ہے کہ اسرائیل کو روکے کون؟ حقیقت یہ ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ غزہ شدید قحط کا شکار ہے اور تقریباً 90 فیصد بچے زندگی و موت کی کشمکش میں ہیں۔ اسرائیل کے خلاف عملی اقدامات اُٹھانا ناگزیر ہو چکا ہے۔

اسی دوران یوکرین نے روس پر ڈرونز کے ذریعے ایک بڑا حملہ کیا۔ مغربی میڈیا کے مطابق روس کو بڑے پیمانے پر عسکری نقصان پہنچا۔ یہاں سوال اُٹھتا ہے کہ کیا یہ ان ممالک کے لیے ایک دھمکی ہے جو چین اور روس سے تعلقات بہتر کر رہے ہیں؟ آج کی دنیا میں جنگ کے ہتھیار بھی بدلتے جا رہے ہیں اور حکمت عملی بھی۔ روایتی ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ ڈرونز اور سائبر حملوں کے استعمال کا بھرپور مظاہرہ حالیہ پاک بھارت جنگ میں بھی دیکھا گیا۔ روس نے بدلہ لینے کا آغاز کر دیا ہے اور یوکرین کے صدر زیلنسکی ایک مرتبہ پھر مہرہ بن گئے۔ جن طیاروں کی تباہی کا دعویٰ تھا وہی اب یوکرائن پر آگ برسا رہے ہیں۔ روس اپنی مرضی کے وقت اور مقام پر بھرپور حملہ بھی کر سکتا ہے۔ یورپ لرز رہا ہے۔ دوسری طرف اسرائیل نے امداد لے کر آنے والے فلوٹیلا کو ایک بار پھر روک دیا۔ صہیونی ریاست سے جواب طلبی کرنے والا کوئی نہیں اور عرب ممالک 4 کھرب ڈالر کی سلامی دے کر اپنی بچت کا اہتمام کر رہے ہیں، مگر بچت کہاں؟ اسرائیل تو اپنے توسیعی منصوبے یعنی گریٹر اسرائیل کے قیام کی طرف بڑھ رہا ہے اور تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ٹرمپ کو بھی شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ایلون مسک کے ساتھ ہنی مون ختم ہو چکا ہے اور کیلی فورنیا میں خانہ جنگی کی سی صورتِ حال ہے۔ امریکہ کی تباہی کے لیے شاید اکیلا ٹرمپ ہی کافی ہو۔

بھارت کا المیہ یہ ہے کہ وہ دو کشتیوں کا سوار رہنا چاہتا ہے۔ ایک طرف وہ اسرائیل اور امریکہ کا اہم ترین اتحادی بن چکا ہے۔ غزہ میں مسلمانوں کی نسل کشی میں بھارت نے اپنا پورا وزن اسرائیل کے پلڑے میں ڈال دیا۔ اسلحہ اور بعض ذرائع کے مطابق فوجیوں کے ذریعے بھی اسرائیل کی مدد کی۔ مودی کے گودی میڈیا نے بھرپور کوشش کی کہ نہتے اور مظلوم اہلِ غزہ کو دہشت گرد اور اسرائیل کو ایک مظلوم ریاست اور فلسطینیوں کی زمینوں پر ناجائز قبضہ کر کے آبادکاریاں کرنے والے یہود کو معصوم ثابت کیا جائے۔

بھارت اور اسرائیل کے فطری اتحاد کی چند وجوہات اور بھی ہیں۔ دونوں توسیعی مقاصد رکھتے ہیں۔ اگر اس طرف انڈیا اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھ رہا ہے جس میں پاکستان، بنگلہ دیش، مالدیپ، نیپال، سری لنکا، بھوٹان

یہاں تک کہ انڈونیشیا اور ملیشیا بھی شامل ہیں تو اُس طرف اسرائیل ایک عرصے سے اپنے توسیعی منصوبے یعنی گریٹر اسرائیل کی طرف تیزی سے پیش قدمی کر رہا ہے۔

پھر یہ کہ مقبوضہ کشمیر میں خصوصاً اور بھارت کے مسلم اکثریتی علاقوں میں عموماً بھارت اسرائیلی ماڈل استعمال کر رہا ہے۔ 5 اگست 2019ء سے آج تک، گزشتہ چھ برس کے دوران مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کی آبادی کے تناسب کو بدلنے کے لیے مودی بھارت سے انتہا پسند ہندوؤں کو لا کر مقبوضہ کشمیر میں بسا رہا ہے۔ یہ بالکل وہی ماڈل ہے جو یہود نے ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کے قیام کے لیے 1917ء کے بالفور ڈیکلریشن کے بعد اپنایا اور آج تک جاری ہے۔ دنیا بھر سے یہودی آبادکاروں کو لا کر فلسطین کی زمینوں پر قبضہ کر کے بسایا جا رہا ہے۔ پھر یہ کہ دونوں پر انتہائی دائیں بازو کے پاپولسٹ لیڈروں کا تسلط ہے۔ تیسری بار بھارتی وزیراعظم بننے والے مودی نے (جو آر ایس ایس کے رکن بھی ہیں) اپنی انتخابی مہم کے دوران بی جے پی (جو آر ایس ایس کا سیاسی ونگ ہے) کے منشور پر تیزی سے اور مکمل عمل درآمد کرنے کا اعلان بلکہ وعدہ کیا۔ مسلم وقف پراپرٹی (ترمیمی) ایکٹ تو صرف ٹریلر تھا۔ مودی کا ایک بڑا ہدف مسلمانوں کے عائلی قوانین کو ختم کرنا ہے۔ وہ اور اس کے پارٹی کے دیگر لیڈر برملا کہتے ہیں کہ بھارت کے آئین میں جب لکھا ہے کہ یہ ایک سیکولر ملک ہوگا تو مسلمانوں کو اپنے خاندانی معاملات میں اپنے دین کے مطابق عمل کرنے اور فیصلے لینے کی اجازت کیوں ہے؟ اگرچہ یہ بیانیہ دجل پر مبنی ہے کیونکہ بھارت میں بسنے والی دیگر اقلیتوں کو عائلی قوانین کے حوالے سے کبھی ٹارگٹ نہیں کیا گیا۔ گویا وہ کام جو کانگریسی حکومتیں چہرے پر سیکولرزم کا نقاب چڑھا کر کرتی تھیں، مودی ببانگ دہل کر رہا ہے۔

اس کشتی میں بھارت کا دوسرا بڑا اتحادی امریکہ ہے جو ویسے تو روزِ اوّل سے لیکن کھل کر نائن الیون کے بعد بھارت پر عنایات کے ڈونگرے برسا رہا ہے۔ امریکہ کی چین گھیراؤ پالیسی کے لیے معاشی اور دفاعی طور پر مضبوط بھارت ناگزیر ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ امریکہ کی نظر میں بھارت کا بنیادی ہدف پاکستان نہیں بلکہ چین ہے۔ لہٰذا اسے کواڈ کا حصہ بھی بنایا گیا اور اس کے ذریعے انڈیا مڈل ایسٹ یورپ اکنامک کاریڈور کا اعلان بھی کروایا گیا۔ گزشتہ دہائی میں امریکہ اور بھارت نے درجنوں معاشی وعسکری معاہدے کیے۔ ٹرمپ کے دوسری مرتبہ امریکی صدر منتخب ہونے کے بعد نریندر مودی نے امریکہ کا دورہ کیا اور کئی معاہدے کیے جن میں امریکہ کا بھارت کو ایف 35 لڑاکا طیارے بیچنا بھی شامل ہے۔ صدر ٹرمپ کی کابینہ میں اس وقت چار بھارتی نژاد کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ علاوہ ازیں ایک بھارتی آئی ایم ایف کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں بھی شامل ہے۔ دنیا کی بڑی سافٹ ویئر کمپنیز کو بھی بھارتی چلا رہے ہیں۔

دوسری طرف چین اور روس کے زیر اثر BRICS کی کشتی ہے جس میں بھارت سوار رہنا بھی چاہتا ہے لیکن امریکی اور اسرائیلی دباؤ ہے کہ اس کشتی کو خیرباد کہہ دو۔ مودی کا بھارت اس دوسری کشتی سے چھلانگ لگا کر خودکشی کرنے کو تیار ہے۔

لیکن اس سب کے باوجود بھارت چین کو کھلے میدان میں للکارنے کی صلاحیت رکھتا ہے نہ ہمت۔ پاکستان نے جب بھارت کو آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ میں شکست دی تو بھارت اور اس کی پشت پناہ مغربی دنیا کے اوسان خطا ہو گئے۔ صاف دکھائی دیا کہ چینی ٹیکنالوجی دفاعی اور عسکری حوالوں سے امریکی ٹیکنالوجی کو پیچھے چھوڑ چکی ہے۔ پھر یہ کہ بھارت کو بھی خوب کان ہو گئے کہ پاکستان کے خلاف کسی بھی نوعیت کے مس ایڈونچر کا بھرپور جواب ملے گا۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ 10 مئی کے بعد سفارتی سطح پر بھی بھارت کو بڑی ہزیمت اُٹھانا پڑی۔

چین بڑی حد تک سمجھ چکا ہے کہ اسرائیل اور امریکہ مل کر عالمی جنگ چھیڑنا چاہتے ہیں۔ وہ جان چکا ہے کہ غزہ اور یوکرین کی صورتحال کے بعد اب ایک بڑی جنگ ناگزیر ہو چکی ہے۔ اس تناظر میں چین اور روس خطے میں اتحادیوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ پاکستان کے لیے اپنی معیشت کو مضبوط کرنے اور دفاعی صلاحیت کو بڑھانے کا یہ بہترین موقع ہے۔ حال ہی میں چین نے پاکستان اور افغانستان کے بگڑتے ہوئے تعلقات کو بہتر کرنے کے لیے بیجنگ سہ فریقی مذاکرات کی میزبانی کی۔ کانفرنس کے اختتام پر لی گئی ایک تصویر جس میں چینی وزیر خارجہ درمیان میں کھڑے ہیں اور امیر خان متقی اور اسحاق ڈار صاحبان کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں، ہزاروں الفاظ پر بھاری ہے۔ آپریشن بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ میں پاکستان نے چینی ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے نہ صرف بھارت بلکہ امریکہ اور اسرائیل کی ٹیکنالوجی کو شکست دی۔ فرانس کے رافیل طیارے اور روس کا ایس 400 دفاعی نظام بھی ناکام رہے۔

پاکستان کی اس تاریخی فتح کے نتیجے میں کئی ایک نے بہتی گنگا میں ہاتھ دھوئے۔۔۔ کسی کو دوسری مرتبہ ایکسٹینشن مل گئی، کوئی فیلڈ مارشل بن گیا۔

لیکن دوسری طرف اسرائیل نے ایران کی جوہری تنصیبات پر حملہ کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ امریکہ، چین اور روس کو بھی اس جنگ میں گھسیٹنا چاہتا ہے۔ اسرائیل ایک عالمی جنگ کا خواہاں ہے جس کے نتیجہ میں اُس کو اپنے توسیعی منصوبے یعنی گریٹر اسرائیل کے قیام کا جواز مل سکے۔ ایران کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی آنکھوں میں پاکستان بُری طرح کھٹکتا ہے اور اُس کی ہر ممکن کوشش ہے کہ کسی طرح پاکستان کے ایٹمی دانت توڑے جائیں۔

بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کو ہر طرف سے خطرات کا سامنا ہے اور پاکستان کو سیاسی، معاشی اور عسکری لحاظ سے مضبوط بنانا ضروری ہے۔ ہر بڑے چھوٹے نے ملک کے آئین اور قانون پر عملداری کو بھی یقینی بنانا ہے۔ لیکن ہماری نظر میں اہم ترین ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان اپنی نظریاتی اساس کو عملی جامہ پہنائے۔

ملک کی سول وعسکری قیادت یہ ہرگز نہ بھولے کہ احادیث مبارکہ میں اس خطے یعنی خراسان کے حوالے سے کئی خوش خبریاں موجود ہیں۔ یہیں سے امام مہدی کی نصرت کے لیے فوجیں جائیں گی اور یہی وہ خطہ ہے (خراسان) جہاں سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے اور انہیں کوئی نہیں روک پائے گا یہاں تک کہ وہ ایلیا (یروشلم) میں گاڑ دیئے جائیں گے۔ پاکستان میں صحیح معنوں میں اسلام کا نظامِ عدلِ اجتماعی قائم اور نافذ ہوگا تو ہی مستقبل کے منظر نامے کے حوالے سے مملکتِ خداداد پاکستان کی تیاری مکمل ہو سکے گی اور صرف اسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی مدد بھی ہمارے شامل حال ہوگی۔ ان شاء اللہ!

عیدالاضحیٰ کا اصل پیغام

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں صدر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور محترم عارف رشید ﷾ کے 7 جون 2025ء کے خطاب عیدالاضحیٰ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

حضرات! پوری دنیا کے مسلمان آج عیدالاضحیٰ منا رہے ہیں، یا منا چکے ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ آج اُمت کے جو حالات ہیں اور جس طرح سے غزہ میں نہتے مسلمانوں کا لہو بہایا جا رہا ہے، ہزاروں کی تعداد میں بچے، بوڑھے، خواتین شہید اور لاکھوں بے گھر ہو چکے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں زخمی ہیں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو زندگی بھر کے لیے معذور ہو چکے ہیں، جو زندہ بچ گئے ہیں ان کے لیے زندہ رہنے کے لیے غذا اور پانی تک میسر نہیں ہے، اسرائیل ان تک کوئی امداد پہنچنے نہیں دے رہا، ان حالات میں عید کی خوشی منانے پر دل آمادہ نہیں ہیں بلکہ خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ 7 اکتوبر 2023ء کے بعد سے مسلسل غزہ پر بمباری جاری ہے اور 57 مسلم ممالک اس کو روکنے میں ناکام ہیں۔ ان حالات میں ہم عام مسلمان جو کام کر سکتے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ خلوص دل سے گڑگڑا کر اللہ کے حضور دعا کریں کہ اللہ ان پر رحم فرمائے اور جن لوگوں نے بھی اہل غزہ کے لہو سے اپنے ہاتھ رنگے ہیں، ان کو اللہ تباہ و برباد کر دے۔ دوسرا کام یہ کر سکتے ہیں کہ اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کا خود بھی بائیکاٹ کریں اور اس مہم کو زیادہ سے زیادہ تحریک بھی دیں۔ اس کے علاوہ مظاہرے بھی پوری دنیا میں ہوئے ہیں، تنظیم اسلامی پاکستان کے تحت بھی پورے پاکستان میں مظاہرے ہوئے ہیں مگر سچی بات یہ ہے کہ آج اُمت اپنی حمیت کھو چکی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ایک فرمان مبارک میں فرمایا تھا: قریب ہے کہ دیگر قومیں تم پر ایسے ہی ٹوٹ پڑیں جیسے لوگ کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں، ایک کہنے والے نے کہا: کیا ہم اُس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم اُس وقت بہت ہو گے، لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی مانند ہو گے، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہارا خوف نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں ''وہن'' ڈال دے گا۔ ایک کہنے والے نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! وہن کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دنیا کی محبت اور موت کا ڈر ہے۔'' (ابوداؤد)

کبھی وہ زمانہ تھا کہ بقول شاعر ؎

رُکتا نہیں تھا کسی سے سیل رواں ہمارا

مرتب: ابوابراہیم

حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ؓ کے دور کو یاد کیجیے! اُس وقت کی معلوم دنیا کے تقریباً ایک تہائی سے زیادہ علاقے پر اسلام کی حکومت قائم ہو چکی تھی، عدل و انصاف اس درجے کا کہ ایک بڑھیا بھی حضرت عمر ؓ کو راہ چلتے روک لیتی اور کہتی کہ اللہ تعالیٰ نے مہر کی زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر نہیں کی تو آپ ایسا کرنے والے کون ہوتے ہیں اور فاروق اعظم ؓ، خلیفہ دوم فرماتے ہیں کہ آج ایک بڑھیا نے عمر کو دین سکھا دیا۔ خوشحالی اس قدر کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ملتا تھا۔ اس وقت کے مسلمان وہ تھے کہ جن کے دلوں میں واقعتاً قوت ایمانی موجود تھی۔

آج دنیا میں کم و بیش پونے دو ارب مسلمان اور 57 مسلم ممالک ہیں مگر ان کی حالت ایسی ہے گویا سمندر کے اوپر کا جھاگ ہو جس کی کوئی حیثیت نہیں، ذرا تیز ہوا چلتی ہے تو ہوا کے تھپیڑے اسے اُڑا کر دور پھینک دیتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ وہن کی بیماری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جیسے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے، اسی طرح انسان کے دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ پوچھا گیا کہ اس کا علاج کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((کثرۃ ذکر الموت و تلاوت القرآن))۔ کثرت کے ساتھ تلاوتِ قرآن کرو اور موت کو یاد رکھو۔

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کو دو بڑی عبادتوں کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ جس طرح رمضان میں روزے مکمل ہونے پر عیدالفطر کی صورت میں ہم رب کا شکرانہ ادا کرتے ہیں اسی طرح عیدالاضحیٰ کا تعلق حج جیسی عظیم عبادت سے ہے اور اس دوران ہر صاحب نصاب مسلمان قربانی کرتا ہے جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم سنت کی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ﴾ (آل عمران: 90)

''(اے مخاطب) پس پیروی کرو ملت ابراہیم کی جو یکسو تھے (یا یکسو ہو کر!)''

ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا ﴿۱۲۵﴾﴾ (النساء)

''اور اللہ نے تو ابراہیم کو اپنا دوست بنا لیا تھا۔''

پھر ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کا امام بنا دیا۔ اُن کی زندگی کا اگر مطالعہ کیا جائے تو وہ سراپا امتحان ہے۔ سب سے بڑا امتحان اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کرنا تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر اس وقت تقریباً 12 یا 13 سال تھی۔ یہ وہ صاحبزادے تھے جن کو اللہ سے دعائیں مانگ مانگ کر پایا تھا اور اُس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر 100 کے قریب تھی جب حکم ہوا

کہ اپنے بیٹے کو قربان کر دیجیے۔ اندازہ کیجیے کہ یہ کتنا بڑا امتحان تھا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بھی کس قدر فرمانبرداری کا مظاہرہ کیا۔ فرمایا:

﴿قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝﴾ (الصّٰفّٰت ۱۰۲) ''اُس نے کہا: ابا جان! آپ کر گزریئے جس کا آپ کو حکم ہو رہا ہے۔ اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری چلانے میں کوئی دریغ نہیں کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کی اس قربانی کو قبول فرمایا اور بیٹے کو بھی لوٹا دیا اور ان کی جگہ ایک مینڈھے کو پیش کر دیا۔

﴿اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝۱۰۶ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝۱۰۷ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝۱۰۸﴾ (الصّٰفّٰت) ''یقیناً یہ بہت بڑی آزمائش تھی اور ہم نے ایک ذبح عظیم اس کا فدیہ دیا اور اسی (کے طریقے) پر ہم نے باقی رکھا بعد میں آنے والوں میں سے بھی (کچھ لوگوں کو)۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ سے سوال کیا تھا کہ یہ جو ہم قربانی کرتے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے۔ اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو گزرے ہوئے تقریباً دو ہزار برس ہو چکے تھے۔ اس وقت بھی عرب قربانی کرتے تھے مگر انہیں قربانی کا حقیقی مقصد اور پس منظر معلوم نہیں تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

((سنة ابیکم ابراهیم)) ''قربانی تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔'' (ابن ماجہ)

مناسک حج کی ادائیگی کے دوران بھی ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کئی سنتوں پر عمل کرتے ہیں۔ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے اس وقت آپ نے کئی دعائیں مانگی تھیں جن کو قرآن نے نقل کیا ہے:

''اور یاد کرو جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ ہمارے گھر کی بنیادوں کو اٹھا رہے تھے۔ (اور دعا کر رہے تھے) اے ہمارے ربّ! ہم سے یہ خدمت قبول فرما لے۔ یقیناً تو سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنا مطیع فرمان بنائے رکھ اور ہم دونوں کی نسل سے ایک اُمت اٹھا جو تیری فرماں بردار ہو۔ اور ہمیں حج کرنے کے قاعدے بتلا دے اور ہم پر اپنی توجہ فرما۔ ہم پر اپنی شفقت کی نظر فرما۔ (البقرہ: 127، 128)

روئے زمین کا وہ خطہ کہ جہاں کہیں دور دور تک کوئی ہریالی نہیں، سنگلاخ پتھریلی زمین، کہیں پانی موجود نہیں، مگر وہاں اللہ نے حضرت اسماعیلؑ کی نسل کو پروان چڑھایا اور پھر اس مقام کو پوری دنیا کے مسلمانوں کا مرکز بنا دیا۔ آج پوری دنیا سے لاکھوں مسلمان وہاں حج کے لیے جمع ہوتے ہیں اور دنیا میں کروڑوں مسلمان قربانی کرتے ہیں۔ حج و قربانی کا اصل تقاضا یہ ہے کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اُسوہ پر چلیں۔ اُسوہ ابراہیمی اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر لینا ہے۔ جس طرح انہوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے کی گردن پر چھری چلانے سے گریز نہیں کیا، اسی طرح ہم بھی اللہ کے ہر حکم کے آگے سر خم تسلیم کر لیں۔

اس کے برعکس آج ہم کہاں کھڑے ہیں۔ یقیناً مسلمان گھرانے میں پیدا ہو جانا ہمارے لیے بڑی سعادت کی بات ہے ورنہ ہم میں سے کوئی ہندو، کوئی یہودی، کوئی عیسائی، کوئی سکھ ہوتا، یہ ہمارا انتخاب تو ہرگز نہ تھا مگر عمل میں اختیار دیا گیا ہے۔ فرمایا:

﴿الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ﴾ (الملک: 2) ''جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرنے والا ہے۔''

دنیا کی اس زندگی کا اصل مقصد یہ امتحان ہے کہ کون کس راستے پر چل رہا ہے۔ ایک طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کا راستہ ہے اور دوسری طرف شیطان کا راستہ ہے۔ بدقسمتی سے آج بحیثیت مجموعی اُمت کی جو حالت ہے، بقول شاعر

مگر یہ راز آخر کھل گیا سارے زمانے پر
حمیت نام ہے جس کا گئی تیمور کے گھر سے

ایمان اور تقویٰ جس شے کا نام ہے، مسلمانوں کی عظیم اکثریت اس کو اختیار کرنے کو تیار نہیں ہے تو اُسوہ ابراہیمی پر چلنا کیسے ممکن ہوگا؟ بقول اقبال۔

براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

اقبال نے ہی دوسری جگہ فرمایا۔

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے
وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

عید کی نماز کے لیے آتے اور جاتے ہوئے تکبیرات پڑھنا سنت ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا حکم ہے، اس موقع پر عظیم اکثریت یہ تکبیرات پڑھتی دکھائی بھی دیتی ہے: (اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد) لیکن کیا کبھی ہم نے سوچا واقعتاً اللہ ہمارے نزدیک بڑا ہے یا صرف زبان کی حد تک بڑا سمجھ رہے ہیں؟ کیا میرے جسم پر اللہ کا حکم نافذ ہے؟ کیا ہماری مارکیٹس میں، ہماری عدالتوں میں، ہماری تجارت میں، ہماری سیاست اور پارلیمنٹ میں واقعتاً اللہ بڑا ہے؟ صرف زبان سے اللہ اکبر کہہ دینا کفایت نہیں کرتا جب تک واقعتاً اللہ کو بڑا نہ سمجھو اور اصل میں اللہ کی بڑائی تب قائم ہوگی جب ہم اللہ کے دین کو قائم و نافذ کریں گے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اللہ کے دین کے ساتھ وفاداری تکبیر کا اصل تقاضا ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: 21) ''(اے مسلمانو!) تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ ہے''

جس راستے پر اللہ کے رسول ﷺ چلے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے اُسی راستے پر چل کر تکبیر کے تقاضے پورے ہوں گے۔ اس کے لیے ہدایت ہمیں قرآن سے ملے گی۔

﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ﴾ (البقرہ: 121) ''وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔''

یعنی یتلو کے معنی صرف پڑھ لینا نہیں ہے، بلکہ قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہے کیونکہ قرآن محض ثواب کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ ہدایت بنا کر نازل کیا گیا:

﴿هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ﴾ (البقرہ: 185) ''لوگوں کے لیے ہدایت بنا کر اور ہدایت اور حق و باطل کے درمیان امتیاز کی روشن دلیلوں کے ساتھ۔''

اس ہدایت کو جب تک ہم نے اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بالفعل نافذ کیے رکھا تو ہم دنیا میں غالب رہے اور جب اس کا نفاذ ترک کر دیا تو صرف زبان سے تکبیرات کا ورد ہماری ذلت و رسوائی کو روک نہ سکا۔

بقول شاعر۔

یا وسعتِ افلاک میں تکبیر مسلسل
یا خاک کی آغوش میں تسبیح و مناجات
وہ مذہبِ مردانِ خدا گاہ و خدا مست
یہ مذہبِ ملا و جمادات و نباتات

ہمارے اندر حمیت ایمانی پیدا ہوگی تو اللہ کی نصرت آئے گی۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ⑦﴾ (سورۃ محمد) ''اے اہلِ ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جمادے گا۔''

اللہ کے مددگار بننے کا مطلب ہے کہ ہم دین پر عمل پیرا ہوں، دین کے داعی بنیں اور اس کے نفاذ کی جدوجہد کریں۔ اللہ فرماتا ہے:

''اور (اے نبی ﷺ!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (ان کو بتا دیجیے کہ) میں قریب ہوں۔ میں تو ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی (اور جہاں بھی) وہ مجھے پکارے، پس انہیں چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ وہ صحیح راہ پر رہیں۔'' (البقرہ:186)

اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعا کو سنتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ بھی صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ بنے، اللہ کے احکامات پر عمل کرے اور جس چیز سے اللہ نے منع کیا ہے اُس سے رُک جائے۔ حقیقی ایمان تب ہی حاصل ہوگا جب دین پر بندہ عمل پیرا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

پریس ریلیز 13 جون 2025ء

شجاع الدین شیخ

ایران پر اسرائیلی حملہ سے عالمی جنگ چھڑ سکتی ہے

ایران پر اسرائیلی حملہ سے عالمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ جمعۃ المبارک کی صبح اسرائیلی طیاروں کا ایران پر بڑا حملہ انتہائی تشویشناک ہے، جس میں ایران کی جوہری تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا اور پاسدارانِ انقلاب کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کر دیا گیا۔ پاسدارانِ انقلاب کے سربراہ میجر جنرل حسین سلامی اور کئی جوہری سائنس دانوں کی ٹارگٹ کلنگ کی گئی۔ ایران کی کئی دیگر دفاعی تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ علاوہ ازیں رہائشی علاقوں پر بھی حملے کیے گئے جس میں کئی شہری جاں بحق ہوگئے۔ امیر تنظیم نے کہا کہ اسرائیل کا ایران کے خلاف اعلانِ جنگ ایک سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ ہے جس کے تحت وہ مشرقِ وسطیٰ کی جنگ کو عالمی سطح پر پھیلانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیتن یاہو کا یہ کہنا کہ ایران پر حملے اُس وقت تک جاری رہیں گے جب تک اسرائیل اپنے اہداف حاصل نہیں کر لیتا آگ کو مزید بھڑکانے کے مترادف ہے۔ دوسری طرف امریکہ کا یہ کہنا کہ اسرائیل نے اُسے اطلاع دیئے بغیر ازخود ایران پر حملہ کیا ہے کذب بیانی کی انتہا ہے کیونکہ امریکہ سمیت مغربی ممالک نے اپنا سفارتی عملہ ایک روز قبل ہی خلیجی ممالک سے واپس بلا لیا تھا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل کی اس شرانگیزی بلکہ عالمی دہشت گردی کا منصوبہ امریکہ سے ڈھکا چھپا نہیں تھا۔ صدر ٹرمپ ایک طرف تو دنیا میں امن قائم کرنے کے دلفریب نعرے لگاتے ہیں لیکن دوسری طرف غزہ، لبنان اور اب ایران سے متعلق امریکی پالیسی سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ صہیونیوں کے توسیعی منصوبے یعنی گریٹر اسرائیل کے قیام میں پوری طرح اُن کا دست و بازو بنا ہوا ہے۔ امیر تنظیم نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ ایران پر اسرائیلی حملہ سے روس اور چین کا انتہائی ردِ عمل بھی سامنے آ سکتا ہے۔ پھر یہ کہ ایران خود بھی اُن ہمسایہ ممالک کو نشانہ بنا سکتا ہے جہاں امریکی اڈے موجود ہیں اور جن کی فضا کو استعمال کر کے اسرائیل یہ حملے کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو بھی انتہائی چوکنا رہنا ہوگا کیونکہ اسرائیل، امریکہ اور بھارت پر مشتمل ابلیسی اتحادِ ثلاثہ کا اصل ہدف پاکستان کا جوہری پروگرام اور میزائل و ڈرون ٹیکنالوجی ہیں۔ امیر تنظیم نے کہا کہ اب یہ ناگزیر ہو چکا ہے کہ تمام مسلم ممالک ایران پر اسرائیلی حملہ کو خود پر حملہ تصور کریں اور متحد ہو کر اسرائیل اور اُس کے معاونین کو منہ توڑ جواب دیں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

تبدیلی مقام

رفقاء متوجہ ہوں ان شاء اللہ

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس

''مسجد بنتِ کعبہ N-866 سمن آباد پونچھ روڈ، حلقہ لاہور غربی''

کی بجائے

''دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی 23KM ملتان روڈ نزد چوہنگ، لاہور'' میں 21 تا 27 جون 2025ء (بروز ہفتہ بعد نماز مغرب تا بروز جمعۃ المبارک 12 بجے) کا انعقاد ہوگا۔

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔

گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:-

☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ ☆ تنظیم اسلامی کی دعوت سہ ورقہ (عملی مشق)

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔ موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0321-4774741 / 042-37520902

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375(042)

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی وسطی، راشد منہاس جوہر 2 کے امیر جناب فیصل انوار کی والدہ محترمہ ہسپتال میں داخل ہیں۔

برائے بیمار پرسی: 0321-8290465

اللہ تعالیٰ تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی بیماروں کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

پاکستان اور چین کے ہاتھوں بھارت اور اس کے اتحادیوں کو جو خفت اُٹھانا پڑی اُسے مٹانے کی کوشش روس پر یوکرین کے حالیہ ڈرون حملہ میں دکھائی دیتی ہے: رضاء الحق

جن خفیہ طاقتوں نے پہلی اور دوسری عالمی جنگیں کروائیں، وہ تیسری عالمی جنگ شروع کروانے کی پوری کوشش کر رہی ہیں: آصف حمید

عربوں سے تو اب کوئی اُمید نہیں، اگر ترکی اور پاکستان مل کر کوئی اقدام کریں تو غزہ میں نسل کشی رُک سکتی ہے: توصیف احمد خان

”یوکرین کا روس پر بڑا حملہ“ کے موضوع پر
پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: حال ہی میں یوکرین نے روس پر جو بڑا ہولناک حملہ کیا ہے جس میں روس کو بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے، آپ کے خیال میں یہ حملہ واقعتاً دو سالہ تیاریوں کا نتیجہ تھا جیسا کہ صدر زیلنسکی کہہ رہے ہیں یا اس کے پس پردہ کچھ اور عوامل ہیں؟

توصیف احمد خان: زلنسکی کی بات یہاں تک درست ہے کہ ڈیڑھ سال اور نو دن کے عرصہ میں انہوں نے روس میں ڈرونز سمگل کیے لیکن ٹارگٹس کو لاک کرنا زلنسکی کا کام نہیں ہے، بلکہ برطانیہ اور امریکہ کے جو سیٹلائٹس خلا میں موجود ہیں انہوں نے ٹارگٹس ٹرانسفر کیے، جیسا کہ اطلاعات بھی آ رہی ہیں۔ مغربی میڈیا اس حملے کو پرل ہاربر کی طرح کا حملہ قرار دے رہا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے لیکن میڈیا کے پس پردہ قوتیں شاید چاہتی ہیں کہ اس کا ردعمل بھی اسی طرح کا آئے اور جنگ پھیلے۔ اسی لیے یوکرین کی اوقات سے بڑھ کر ایک بار پھر اس سے کام لے لیا گیا ہے۔ اب ڈونلڈ ٹرمپ کہہ رہا ہے کہ یہ ہماری جنگ نہیں ہے حالانکہ پس منظر میں دیکھیں تو روس بار بار یہی کہتا رہا ہے کہ یوکرین میں نیٹو کا کردار نہیں ہونا چاہیے لیکن امریکہ نے یوکرین کو نیٹو کا ممبر بنانے کی بہت کوشش کی اور روس کا گھیراؤ کرنا شروع کیا۔ گویا روس کو جنگ پر مجبور کیا گیا۔ اس مسئلے کا حل یہی ہے کہ یوکرین نیٹو سے تائب ہو جائے۔ بصورت دیگر روس اور چین یہ کبھی برداشت نہیں کریں گے کہ یوکرائن نیٹو اور یورپ کے ساتھ کھڑا ہو جائے کیونکہ روس اور چین گلوبل ساؤتھ کو کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ دراصل گلوبل ساؤتھ اور گلوبل نارتھ کا مسئلہ لگ رہا ہے۔

سوال: پہلگام واقعہ کے بعد بھارت کو جو ذلت آمیز شکست ہوئی ہے اس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ یہ امریکہ اور اسرائیل کی بھی شکست تھی کیونکہ انہوں نے ٹیکنالوجی میں انڈیا کی مدد کی تھی جبکہ دوسری طرف چین نے پاکستان کی مدد کی۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ امریکہ اور یورپ نے اپنی ساکھ بحال کرنے کے لیے یوکرین کے حالیہ حملہ میں مدد کی ہو؟

رضاء الحق: پہلگام واقعہ کے بعد انڈیا نے 6 مئی سے 9 مئی تک پاکستان پر فضائی جنگ مسلط کیے رکھی۔ جواب میں ان کے رافیل طیارے تباہ ہوئے اور بھی بہت نقصان ہوا، اس کے بعد انڈیا نے ہزاروں کی تعداد

مرتب: محمد رفیق چودھری

میں ڈرونز پاکستان بھیجے۔ ان میں اسرائیلی ڈرونز بھی شامل تھے۔ 10 مئی کو پاکستان نے پھر جوابی حملہ کیا اور انڈیا کے دفاعی نظام کو غیر موثر کر کے اپنی سائبر وار فیئر اور چین کی ٹیکنالوجی کی برتری ثابت کر دی۔ یوکرین نے بھی حالیہ حملے میں تقریباً یہی انداز اختیار کیا ہے اور کئی طرح کی ڈرون ٹیکنالوجی کا استعمال کیا ہے۔ حالانکہ یوکرین کے پاس اس طرح کے حملے کی صلاحیت نہیں تھی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یوکرین کی پشت پناہی کی گئی ہے۔

سوال: یوکرین کی مدد چاہے جس نے بھی کی ہو مگر پچھلے تین سال میں روس کا اتنا نقصان نہیں ہوا جتنا حالیہ حملے میں ہوا ہے۔ 40 سے زائد جہاز تباہ ہوئے ہیں اور بھی بہت نقصان ہوا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

رضاء الحق: پہلی بات یہ ہے کہ ٹرمپ نے زلنسکی کو جو کہا تھا کہ ہم تمہاری مدد نہیں کریں گے تو یہ بھی ایک ڈراما تھا۔ امریکن پالیسی کو ٹرمپ نہیں چلاتا بلکہ اس کو چلانے والے اور لوگ ہیں۔ ٹرمپ کو جو اہداف دیے گئے ہیں وہ انہیں حاصل بھی کر رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں آپ دیکھیں وہ اسرائیلی مفاد کو پورا کر رہا ہے۔ پاک بھارت جنگ میں بھی ان کے کچھ اہداف تھے لیکن وہ پورے نہیں ہوئے۔

﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝۵۴﴾ (آل عمران) ”اب انہوں نے بھی چالیں چلیں اور اللہ نے بھی چال چلی۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین چال چلنے والا ہے۔“

انہوں نے چاہا تھا کہ انڈیا پاکستان پر حملے کر کے اسے اتنا نقصان پہنچا دے گا کہ جنوبی ایشیا میں روس، چین، پاکستان اور افغانستان پر مشتمل بلاک کمزور پڑ جائے گا لیکن اس کے برعکس پاکستان اور چین کو برتری حاصل ہوگئی۔ اس میں امریکہ، اسرائیل اور فرانس کی بھی شکست تھی۔ اس خفت کو مٹانے کے لیے انہوں نے روس پر یوکرین سے وار کروایا ہے۔ اس کے جواب میں روس بھی بہت بڑا حملہ کر سکتا ہے۔

توصیف احمد خان: روس نے پہلے مرحلے کے طور پر کاؤنٹر اٹیک کر دیا ہے اور اس میں روس وہی طیارے استعمال کر رہا ہے جن کو تباہ کرنے کا دعویٰ یوکرین نے کیا تھا۔ اب امریکی میڈیا بھی کہہ رہا ہے کہ روس کے 40 نہیں بلکہ 10 طیارے تباہ ہوئے تھے۔ اس طرح پہلے 7 ارب ڈالر کے نقصان کا کہا جا رہا تھا لیکن اب کہا جا رہا ہے کہ 2 ارب ڈالر نقصان ہوا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روس کا اتنا نقصان نہیں ہوا جتنا بتایا جا رہا تھا۔

سوال: اس وقت دنیا میں دو بڑی جنگیں چل رہی ہیں۔ ایک طرف روس یوکرین جنگ ہے اور دوسری طرف اہل غزہ پر اسرائیل مسلسل مظالم ڈھا رہا ہے۔ اسی دوران

پاک بھارت معرکہ بھی ہوا۔ان جنگوں کے دوران دیکھنے میں آرہا ہے کہ دنیا میں جنگ کے ہتھیار بدل چکے ہیں، جنگی حکمت عملی بھی تبدیل ہوگئی ہے ، ایسی صورتحال میں اپنے ملک کا دفاع کیسے ممکن بنایا جاسکتا ہے؟

آصف حمید: حالیہ دو معرکے ایسے ہوئے ہیں جنہیں ہم گیم چینجر کہہ سکتے ہیں۔ان میں ایک حالیہ پاک بھارت معرکہ ہے جس میں پاکستان نے سرحد پار کیے بغیر بھارتی جہازوں کو گرایا، میزائل فائر کیے۔معلوم ہوا کہ اب جنگوں میں سائبر ٹیکنالوجی ، سافٹ ویئر ٹیکنالوجی اور ڈرونز کا کردار بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔یہاں تک کہ اب فوجیوں سے زیادہ ڈرونز کی ضرورت بڑھ گئی ہے۔لہٰذا ہمیں اپنے ملک کے دفاع کے لیے جدید تقاضوں کے مطابق تیاری کرنی چاہیے۔اٹامک ٹیکنالوجی کے لحاظ سے تو پاکستان کا شمار دنیا کے ٹاپ کے چند ممالک میں ہوتا ہے۔اسی طرح سائبر ٹیکنالوجی میں پاکستان نے خود کو ثابت کیا ہے۔جیسا کہ یوکرین جنگ کی حالت میں بھی ڈرون بنا رہا ہے۔اسی طرح نئی سے نئی جو ٹیکنالوجی آرہی ہے اس میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔اہم بات یہ ہے کہ اب جنگوں کے سلسلے شروع ہو چکے ہیں۔جن خفیہ ہاتھوں نے پہلی اور دوسری عالمی جنگیں کروائی تھیں وہ تیسری عالمی جنگ شروع کروانے کے لیے بہانے ڈھونڈ رہی ہیں۔اسی لیے وہ غزہ میں اس طرح کی حرکتیں کر رہے ہیں، شام کے کئی علاقے انہوں نے لے لیے ہیں اور لبنان کو بھی مفلوج کر دیا ہے۔ایران کو بھی ضربیں لگا رہے ہیں۔ان حالات میں ہمیں اپنی دفاعی صلاحیت کے ساتھ ساتھ حملہ کرنے کی صلاحیت کو بھی بڑھانا ہوگا۔اس سب کے ساتھ ساتھ ہمیں دین کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرنا ہوگا کیونکہ جب تک اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہوگی تو دشمن ہمیں زیر نہیں کر پائیں گے۔کچھ یہودی ربیوں کا کہنا ہے کہ یہودیوں کا ایک گروپ مطلوبہ مسلم قائدین اور مجاہدین کی تصویریں سامنے رکھ کر بیٹھا ہوتا ہے اور ان پر قبالہ جادو کے وار کرتا ہے۔لیکن ان کا کہنا ہے کہ سچے مسلمانوں کو زیر کرنا بہت مشکل ہوتا ہے جو نماز پڑھتے ہیں، حلال کھاتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں۔یہودی تمام شیطانی حربوں کو استعمال میں لا رہے ہیں اور جب دجال آئے گا تو وہ ان شیطانی حربوں میں سب سے بڑھ کر ہوگا۔ان کے مقابلے میں مسلمانوں کو صرف اللہ پر بھروسا کرنا ہے۔

سوال: پاکستان اور افغانستان کی چین سے قربت بڑھ رہی ہے۔کہیں ایسا تو نہیں کہ یوکرین کی حالیہ حملہ میں مدد کر کے امریکہ نے پاکستان ، افغانستان اور چین کو دھمکانے کی کوشش کی ہے؟

توصیف احمد خان: امریکہ نے بھارت کے غبارے میں ہوا بھر کر اسے چین کے مقابلے میں کھڑا کرنے کی کوشش کی تھی لیکن پاکستان سے چھ دن کے معرکے میں ہی اس کی ساری ہوا نکل گئی۔اب چین کے بارے میں امریکہ میں یہ بحث شروع ہوگئی ہے کہ اس کو روکنا بہت مشکل ہے لہٰذا اس کو مصروف کیا جائے۔چین لاطینی امریکہ میں انوسٹمنٹ کر رہا ہے۔برازیل سمیت

> **بھارت کو اگر ترقی کرنی ہے تو اُسے جنوبی ایشیاء کے ممالک کے ساتھ مل کر چلنا ہوگا۔بصورت دیگر وہ جنگ کی طرف گیا تو اُسے کو بہت مار پڑے گی اور چین اس کو گھسیٹ کر اپنے ساتھ لے کر جائے گا۔**

لاطینی امریکہ کے ممالک چین سے اربوں ڈالرز کی تجارت کر رہے ہیں۔لہٰذا میرا خیال ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی روس کو اتنا کمزور کرنا چاہتے ہیں کہ وہ چین کا ساتھ نہ دے سکے۔دراصل وہ چین کو تنہا کرنا چاہتے ہیں۔لیکن ممکن ہے کہ 8 جولائی کو برکس کی جو کانفرنس ہو رہی ہے اس میں روسی صدر کی کوشش ہو کہ چینی صدر اور بھارتی وزیراعظم کی ملاقات ہو جائے۔اسی طرح پاکستان کو بھی برکس کا مستقبل ممبر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔انڈیا نے بھی اگر 7.4 کی شرح ترقی کو برقرار رکھنا ہے تو جنوبی ایشیاء کے ممالک کے ساتھ مل کر چلنا ہوگا۔بصورت دیگر اگر جنگ کی طرف گیا تو انڈیا کو بہت مار پڑے گی اور چین اس کو گھسیٹ کر اپنے ساتھ لے کر جائے گا۔اسی وجہ سے چین انڈیا اور پاکستان کو بار بار یہ سمجھا رہا ہے کہ اپنے معاملات مل بیٹھ کر حل کر لو۔

رضاء الحق: حالیہ پاک بھارت جنگ کی وجہ بھی یہی بنی ہے کہ بھارت نے گلوبل نارتھ کے ایجنڈے پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔IMEC پروجیکٹ جی ٹوئنٹی کانفرنس میں لانچ کیا گیا تھا اور وہی پروجیکٹ نیتن یاہو نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں دکھایا۔یہ چین سے براہ راست مقابلہ تھا۔حالانکہ انڈیا کی پوزیشن چین کے ساتھ مقابلہ کی نہیں ہے۔چین کا سالانہ جی ڈی پی 18 ٹریلین ڈالر سے زائد ہے جبکہ بھارت کا جی ڈی پی صرف 3 ٹریلین ڈالر ہے۔خود سے چھ گنا بڑی اکانومی سے مقابلہ کرنا جس کے پاس دنیا کی جدید ترین ٹیکنالوجی بھی ہے بھارت کی حماقت ہے۔

سوال: سلامتی کونسل میں غزہ کے حوالے سے جنگ بندی کی قرارداد پیش کی گئی جسے امریکہ نے ویٹو کر دیا جیسے پہلے بھی کرتا رہا ہے۔آپ کیا سمجھتے ہیں کہ امریکہ اسرائیل کے جنگی جرائم میں برابر کا شریک نہیں بن گیا؟

آصف حمید: امریکہ اسرائیل کا سب سے بڑا پشت پناہ ہے۔کتنی ڈھٹائی کے ساتھ اس نے قرارداد کو ویٹو کر دیا۔انسانیت کی اس سے بڑھ کر تذلیل کیا ہوگی کہ ایک ناجائز ملک بے گناہ بچوں اور عورتوں کو مسلسل شہید کر رہا ہے اور امریکہ جنگ بندی کے لیے پیش کی گئی قرارداد کو متواتر ویٹو کرتا چلا جا رہا ہے۔حالانکہ دنیا بھر میں اسرائیلی مظالم کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں، فرانس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے مظاہرے کیے ہیں۔جبکہ دوسری طرف عرب حکمرانوں نے ٹرمپ کو اپنے سر کا تاج بنایا ہوا ہے اور حالیہ دورے میں اس کے ساتھ اربوں ڈالرز کے معاہدے کیے ہیں۔عملاً مسلم حکمرانوں کے ہاتھ بھی اہل غزہ کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔وہ تمام لوگ جو اسرائیل کو سپورٹ کر رہے ہیں وہ صہیونی تحریک کے مددگار ہیں۔یہ سب کے سب لوگ ظلم میں برابر کے شریک ہیں۔

رضاء الحق: غزہ کے حوالے سے قرارداد میں یہی دو نکات تھے کہ ایک تو جنگ بندی کی جائے اور دوسرا غذائی امداد اہل غزہ تک پہنچنے دی جائے کیونکہ غزہ میں قحط جیسی صورتحال ہے اور زخمیوں کے لیے ادویات بھی میسر نہیں ہیں۔امداد کو روک کر اسرائیل کھلم کھلا انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔اقوام متحدہ میں پاکستانی مندوب کا موقف بھی یہی تھا کہ قرارداد کو ویٹو کرنا انسانی اخلاقیات پر بہت بڑا دھبہ ہے۔غزہ میں سوچی سمجھی نسل کشی کی جارہی ہے اور جو بھی اس میں ملوث ہے وہ اس کے لیے شرم کا باعث ہے۔عرب ممالک کو سمجھنا چاہیے کہ صہیونی گریٹر اسرائیل کے ایجنڈے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔اس کے باوجود بھی عرب غافل رہتے ہیں تو پھر ان کے لیے تباہی ہے جیسا کہ حدیث میں بھی ذکر ہے:

((ویل للعرب من شر قد اقترب)) عربوں کی تباہی اس بلا سے ہوگی جو قریب ہی آ گئی ہے۔

اسرائیل دو ریاستی حل کو بھی نہیں مانتا۔مغربی کنارے میں محمود عباس کی گورنمنٹ موجود ہے لیکن اس کے پاس نہ فوج ہے، نہ پولیس ہے، نہ اختیار ہے۔مسئلہ فلسطین کا ایک

ہی حل ہے کہ اسرائیل کو طاقت سے ختم کیا جائے۔ اس کے علاوہ امن کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ اسرائیلی وہاں امن کے لیے آئے ہی نہیں۔

سوال: امریکہ کے اپنے حالات دن بدن بگڑتے جا رہے ہیں، کیلیفورنیا میں بڑے پیمانے پر مظاہرے ہو رہے ہیں، نیشنل گارڈز تعینات کر دیئے گئے ہیں اور روزانہ سینکڑوں گرفتاریاں ہو رہی ہیں، دوسری طرف ایلون مسک اور ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان بھی تنازعہ طول پکڑ رہا ہے۔ اس کے باوجود فلسطینیوں کی نسل کشی میں ٹرمپ اسرائیل کی مدد کر رہا ہے۔ اس پر آپ کیا کہیں گے؟

توصیف احمد خان: ایلون مسک ٹرمپ کے قریب رہ کر جان چکا ہے کہ یہ ایک احمق آدمی ہے دوسری جانب ایلون مسک بھی احمق ہے، وہ سمجھتا ہے کہ میں نے پیسے لگائے ہیں لہٰذا ٹرمپ کی میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ امریکہ وہ ملک ہے جو ایک طرف غزہ میں جنگ بندی کروانے کا دعویٰ کرتا ہے اور دوسری طرف اسرائیل کو اسلحہ اور امداد بھی دے رہا ہے، جنگ بندی کی قرارداد بھی ویٹو کر رہا ہے۔ وہ عرب حکمرانوں سے اربوں ڈالرز کے معاہدے کرتا ہے اور وہی اربوں ڈالر گھوم کر اسرائیل کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ امریکہ کا آئین یہ کہتا ہے کہ نیشنل گارڈز کو امریکی صدر صرف اسی صورت میں کسی سٹیٹ میں بھیج سکتا ہے جب وہاں بغاوت ہو جائے۔ لیکن ٹرمپ نے کیلیفورنیا میں مظاہروں کو روکنے کے لیے نیشنل گارڈز کو اسلحہ دے کر بھیج دیا ہے۔ اس طرح ٹرمپ اپنی احمقانہ حرکتوں سے خود امریکہ کو تباہ کر رہا ہے۔ اس کی انہی حرکتوں کی وجہ سے یورپ علیحدگی اختیار کر رہا ہے۔ اس کے اتحادی اسے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ غزہ اس کی وجہ سے قتل گاہ بن گیا ہے۔ غزہ میں بلیک واٹر کے کارندے امدادی سامان تقسیم کرنے کے بہانے جاسوسی کر رہے ہیں۔ اسی طرح ابو شباب نامی گروپ جو منشیات سمگلنگ میں ملوث تھا اس کی خدمات بھی امدادی سرگرمیوں کے لیے حاصل کی گئی ہیں جبکہ اسی گروپ کی مخبری پر خان یونس میں بھی آپریشن ہو رہا ہے۔ اسرائیل داعش سے بھی کام لے رہا ہے، اُس کو اسلحہ دے رہا ہے۔ گویا مسلمانوں کا قتل عام مسلمانوں کے ذریعے بھی کیا جا رہا ہے۔ عربوں سے تو اب کوئی اُمید نہیں رہی، اگر ترکی اور پاکستان مل کر کوئی اقدام کریں تو غزہ میں نسل کشی رُک سکتی ہے کیونکہ حالیہ پاک بھارت معرکہ میں ان کی اہمیت بڑھی ہے۔

سوال: علامہ اقبال نے تقریباً ایک صدی قبل کہا تھا کہ دنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ دنیا اس وقت کسی بہت بڑی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے اور فتن اور ملاحم کے حوالے سے جو نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ ہیں، ان سے ہمیں کیا رہنمائی ملتی ہے۔ ان احادیث کی روشنی میں آپ پاکستانی قوم اور پاکستانی افواج کو کیا پیغام دیں گے؟

آصف حمید: دورِ فتن اور ملاحم کے حوالے سے جو احادیث ہیں، اللہ کرے کہ یہ احادیث ہماری عسکری قیادت کے علم میں بھی ہوں۔ اس لیے کہ یہ احادیث ہمارے مخالفوں کے علم میں ضرور ہیں۔ ان کو وہ سامنے رکھ کے منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ جیسا کہ رینڈ کارپوریشن نے مسلمانوں کو چار گروہوں میں تقسیم کر کے ہر گروہ کے حوالے سے الگ پالیسی کی سفارش کی اور آج تک ان پالیسیز پر عمل ہو رہا ہے۔ یہودیوں کو علم ہے کہ اسلام ہی اصل دین ہے لیکن وہ اپنے تکبر اور حسد کی وجہ سے اس کے بدترین مخالف ہو گئے ہیں۔ انہی دو بیماریوں کی وجہ سے ابلیس نے بھی آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ لہٰذا اب یہودی اور ابلیس ایک ایجنڈے پر ہیں۔ اسی تکبر اور حسد کی وجہ سے انہوں نے اللہ کے آخری نبی ﷺ کا انکار کیا اور ضد میں آ کر دجال کا انتظار کرنے لگے۔ دورِ فتن کی احادیث کی روشنی میں ان سب چیزوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ فتنہ دجال اتنا بڑا فتنہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آخری نبی ﷺ تک ہر پیغمبر نے اس فتنہ سے اپنی قوم کو ڈرایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ فتنہ دجال کا اس قدر فکر مندی کے ساتھ ذکر کرتے تھے کہ صحابہ کرام ؓ کہتے تھے کہ ہمیں محسوس ہوتا تھا کہ دجال ابھی جھاڑیوں سے نکل کر آ جائے گا۔ مگر قربِ قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دجال کا ذکر کرنا لوگ چھوڑ دیں گے۔ یہ ایسے ہی ممکن ہے کہ سوشل میڈیا سے ہر ایسے مواد کو ہٹا دیا جائے۔

آج فتنہ دجال کی بہت ساری چیزوں میں ہم ملوث ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ لوگ حلال و حرام کی تمیز چھوڑ دیں گے۔ آج یہ چیز معاشرے میں عام ہو چکی ہے اور کوئی پرواہ تک نہیں کی جا رہی۔ اسی طرح غیر محرم مرد و خواتین کے درمیان پردہ اور علیحدگی کا تقاضا شریعت کرتی ہے مگر آج اس کو دقیانوسی سمجھا جا رہا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ہر گھر میں ناچنے اور گانے والیاں ہوں گی، آج شادی بیاہ کی رسم اس کے بغیر پوری نہیں ہوتی۔ اسی طرح دورِ فتن کی احادیث میں جنگوں کا بھی ذکر ہے جو کہ شروع ہو چکی ہیں۔ رومیوں کے ساتھ جنگ کا بھی ذکر ہے جو کہ موجودہ دور کے امریکہ اور نیٹو ہیں۔ غزوہ ہند کا بھی ذکر ہے۔ اصل جنگ آخر میں دجال کے خلاف ہونی ہے۔ حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا بھی ذکر ہے۔ یہ بھی ذکر ہے کہ خراسان سے مسلمانوں کا لشکر سیاہ جھنڈے لے کر حضرت امام مہدی کی نصرت کو جائے گا اور یروشلم میں جھنڈے گاڑے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کا خاتمہ ہوگا اور اس کے بعد حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین کو لپیٹ کر دکھا دیا، میں نے اس کے سارے مشرق دیکھ لیے، سارے مغرب دیکھ لیے۔ یاد رکھو کہ میری اُمت ان تمام کونوں تک پہنچے گی جو مجھے لپیٹ کر دکھا دیئے گئے۔ اس ساری زمین پر اللہ کا دین قائم اور نافذ ہوگا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے خاتم النبیین اور رحمت اللعالمین ہونے کا تقاضا بھی ہے کہ کل روئے ارضی پر اسلام کا غلبہ ہو۔ مسلمانوں کا اصل مشن یہی ہونا چاہیے۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ دورِ فتن کی ان احادیث پر جتنا غیروں کا یقین ہے اور انہوں نے ان کے مطابق منصوبہ بندی کی ہے، اس طرح مسلمانوں نے اس پر کام نہیں کیا، مذہبی طبقہ اور مدارس نے بھی شاید اس طرف زیادہ توجہ نہیں دی۔ سیکولر نظام نے ریاست اور مذہب کی تقسیم کر کے لوگوں کو وحی کی ہدایت سے محروم کر دیا۔ لیکن ہم تو مسلمان ہیں، ہمیں ان احادیث کو مدنظر رکھنا چاہیے اور اپنی نسلوں کو اس کی تعلیم دینی چاہیے۔ ۞۞۞

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ آصف حمید: مرکزی ناظم سمع و بصر اور سوشل میڈیا، تنظیم اسلامی پاکستان۔

3۔ توصیف احمد خان: معروف صحافی، دانشور اور ولاگر

میزبان: وسیم احمد: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان۔

عالمی حالات، حکومتِ پاکستان اور عمران خان

ابوموسیٰ

یوکرائن نے جس طویل المدت منصوبہ بندی، رازداری اور سرتوڑ محنت کو بروئے کار لاتے ہوئے روس جیسی سپر پاور کو کمر توڑ زک پہنچائی ہے اس پر یوکرائن کے بدترین دشمن بھی تحسین کیے بغیر نہیں رہ سکے۔ روس کو ایسی مہلک ضرب لگانے کے لیے جو کچھ کیا گیا وہ فلموں میں تو دیکھا جاتا ہے حقیقی دنیا میں اس کی کوئی مثال شاید ہی مل سکے۔ نائن الیون بہرحال ایک فالس فلیگ تھا جو موساد اور CIA کا کارنامہ تھا جو اُنہوں نے ناسمجھ جہادی عربوں کے کندھے استعمال کر کے کیا تھا۔ قصہ کچھ یوں ہے کہ یکم جون کو روس کے 40 کے لگ بھگ جنگی طیاروں کو جس طرح تباہ و برباد کیا گیا اور فضائی اڈوں کو نقصان پہنچایا۔ راقم تک اُس کی تفصیلات کچھ یوں پہنچی ہیں کہ منصوبہ سازوں نے ایک ریڈی میڈ مکانات بنانے والے کمپنی کی حیثیت سے خود کو باقاعدہ رجسٹر کروایا۔ ظاہر ہے کہ اور کمپنیاں بھی یہ کاروبار کرتی ہوں گی اس حوالے سے یقیناً کوئی اپنی کارکردگی بھی دکھائی ہوگی پھر جب یہ واردات کرنے کا مناسب موقع ملا تو کنٹینرز حاصل کیے گئے جن میں کچھ ریڈی میڈ مکانات بھی لوڈ کیے گئے ان کنٹینرز میں ڈرونز بھی سیٹ کر لیے یقیناً کچھ ضمیر فروش روسی بھی خرید لیے گئے ہوں گے پھر ان کنٹینرز کو اُن فضائی اڈوں کے قریب لے جا کر ڈرونز کے بٹن دبا کر تباہ کن دھماکے کر دیئے گئے بعض اطلاعات کے مطابق 37 فیصد روسی فضائیہ کو شدید نقصان پہنچا۔ اصل بات یہ ہے کہ کسی سپر پاور کا اپنے ایک حریف ہمسائے کے ہاتھوں جو میدان کارزار میں مار کھانے کے باوجود ڈٹا ہوا ہے یوں زخمی ہو جانا اس سے سپر پاور کے امیج کو بہت بڑا دھچکا پہنچا ہے گویا ایک سپر پاور سر بازار رسوا ہوگئی ہے روسی صدر پیوٹن نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ روس اس کا پورا پورا بدلہ لے گا اور دشمن کو ناقابل بیان نقصان پہنچائے گا۔ علاوہ ازیں امریکی صدر ٹرمپ نے پیوٹن سے طویل ٹیلی فونک گفتگو کی اور بعدازاں میڈیا کو بتایا کہ صدر پیوٹن بدترین جوابی وار کرنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ راقم جنگ وجدل کا شدید مخالف اور امن کا داعی ہونے کے باوجود یہ سمجھتا ہے کہ روس کے پاس سخت ترین جوابی حملہ کے سوا کوئی آپشن ہی نہیں بصورتِ دیگر یہ سپر پاور ایک مذاق بن کر رہ جائے گی۔ راقم کو اس بات کا بھی پورا یقین ہے کہ یہ واردات اکیلے یوکرائن نے نہیں کی۔ پورا یورپ خاص طور پر برطانیہ اور جرمنی یوکرائن کی پشت پر ہیں نہ صرف منصوبہ بندی میں بلکہ عملی اقدام میں بھی یوکرائن کے معاون اور مددگار ہیں تن تنہا یہ سب کچھ کر گزرنا یوکرائن کے بس کی بات نہ تھی۔ اب روس کی جوابی کارروائی کے حوالے سے سوشل میڈیا پر بڑی افواہیں چل رہی ہیں یوکرائن پر ہی نہیں برطانیہ پر بھی روس کے ایٹمی حملہ کی باتیں ہو رہی ہیں۔ راقم کی رائے میں یوکرائن کی حد تک روس کوئی بڑا حملہ لازماً کرے گا۔ سوال یہ ہے کہ جواب الجواب میں کیا یورپ یا امریکہ خود میدان میں آئیں گے، کیا تیسری عالمگیر جنگ کے امکانات ہیں، مزید برآں یہ کہ ہمارے اس خطے خاص طور پر پاکستان اور بھارت پر کیا اثرات پڑتے ہیں اور خطے کی سب سے بڑی قوت چین ایسی جنگ میں کیا کردار ادا کرتا ہے اور کسی عالمگیر جنگ میں کیا اس طرح کی کوئی صف بندی ہو سکتی ہے کہ امریکہ، یورپ، اسرائیل، یوکرائن، بھارت ایک محاذ بنا لیں اور روس چین پاکستان صف مخالف میں کھڑے ہو جائیں راقم کی رائے میں ان سوالات کا جواب دینا قبل از وقت ہے ہمیں صرف اس پر فوکس کرنا چاہیے کہ پاک بھارت تعلقات اب کیا صورت اختیار کریں گے تمام مقامی اور عالمی خبر رساں ایجنسیاں یہ اطلاعات دے رہی ہیں کہ پاک بھارت جنگ کی ازسرنو تیاری ہو رہی ہے دونوں ممالک جنگ میں کودنے کے لیے تیار نظر آ رہے ہیں لہٰذا ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

حقیقت یہ ہے کہ جنگ کے محاذ پر ہمارے جانبازوں نے جس جرأت بہادری اور جان فشانی کا مظاہرہ کیا اُسے دنیا بھر میں تو پہلے روز ہی تسلیم کر لیا گیا تھا اب بھارت کے اندر سے بھی ایسی آوازیں اٹھنی شروع ہوگئیں ہیں۔ مئی کی اس جنگ میں قوم بھی یکجان ہو کر فوج کی پشت پر کھڑی ہوگئی تھی وہ تحریک انصاف جس کے کارکنوں پر بے تحاشہ ظلم وستم ڈھایا گیا تھا، جان ومال سے لے کر عزت وآبرو کو جس طرح تار تار کیا گیا تھا نہ کسی بوڑھے کے بڑھاپے کا خیال نہ عورت کی نسوانیت کی کوئی پرواہ یہاں تک کہ بچوں کو بستر سے گھسیٹ گھسیٹ کر جان سے مار دیا گیا تھا اس کی پاکستان کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی وہ تحریک انصاف اور اُس کے کارکن سب کچھ بھول کر سوشل میڈیا کے ذریعے بھارت پر یوں حملہ آور ہوئے کہ گودی میڈیا کو جان بچانی مشکل ہوگئی اس کا اعتراف DG ISPR نے اپنی پریس کانفرنس میں یہ کہہ کر کیا کہ تمام سیاسی جماعتوں نے بلا امتیاز سوشل میڈیا پر زبردست اور شاندار رول ادا کیا۔ سوال یہ ہے کہ کون نہیں جانتا کہ سیاسی جماعتوں میں اصل متحرک اور جاندار کس جماعت کا سوشل میڈیا ہے انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ وہ صاف الفاظ میں کہتے کہ جو کچھ تحریک انصاف کے کارکنوں نے سوشل میڈیا پر کر دیا ہے اُس سے بھارتی میڈیا کو بھی شکست فاش سے دوچار کیا گیا ہے۔ بہرحال اتنی دشمنی کے بعد یہ کہہ دینا بھی کافی تھا کہ بلا امتیاز تمام سیاسی جماعتوں نے اچھا کردار ادا کیا۔ صاف ظاہر ہے یہ بلا امتیاز کے الفاظ کس کے لیے تھے۔ بہرحال اللہ رب العزت نے سب کی عزت رکھی اور پاکستان کو فتح نصیب ہوئی لیکن یہ سب کچھ قومی اتحاد اور یکجہتی کا نتیجہ تھا جو مئی کی اس جنگ میں نظر آیا۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ وقت گزرنے کے بعد پکڑ دھکڑ اور کشیدگی کا سلسلہ پھر شروع کر دیا گیا اس حوالے سے اصل فسادی رول پنجاب کے وہ حکمران ادا کر رہے ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ بھارت نے پاکستان پر جنگ مسلط کر کے ہمارے کتنے فوجی اور سویلین شہید کیے اس کے باوجود اس فیملی نے مودی کے خلاف ایک لفظ نہیں کہا لیکن اب بھارت کا ایک طیارہ گرا ہے تو نواز شریف نے مودی کے نام ہمدردی کا پیغام بھیجا ہے سول طیارے کا حادثہ یقیناً قابل افسوس ہے لیکن کیا بھارت کے ہاتھوں شہید ہونے والے پاکستانی انسان نہیں تھے۔ جس کی مذمت کرنا دور کی بات ہے مودی کے خلاف ایک لفظ نہ بولا گیا اس پر اپنے اور بیگانوں سب نے سخت تنقید کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ خاندان پہلے بھی بمبئی حملوں وغیرہ کے حوالے سے اپنی فوج پر الزام لگا چکا ہے اور اس حوالے سے گجرات میں ایک شخص کے خلاف مقدمہ درج کر لیا تھا گویا اس حملے میں پاکستان کے کردار کو تسلیم کر لیا گیا تھا اور ان کے پسندیدہ اخبار نے انڈیا کو اجمل قصاب کے گھر تک رسائی کا سامان کر دیا تھا اور فوج نے بھارت کا جاسوس کلبھوشن یادیو جو گرفتار کیا تھا اُس کی شان میں بھی کبھی گستاخی نہیں کی اصل بات یہ ہے کہ اگر اسٹیبلشمنٹ اور تحریک انصاف میں معاملات طے پا جائیں تو یہ خاندان بیچارہ کہیں کا نہیں رہتا لہٰذا وہ ہر وقت اس آگ کو تیز سے

تیز کرنے اور بھڑکانے کی کوشش میں رہتے ہیں۔

دوسری طرف عمران خان نے بھی قسم اٹھا رکھی ہے کہ وہ اپنے مؤقف سے ایک انچ بھی پسپائی اختیار نہیں کرے گا کیسی کیسی ملکی اور غیر ملکی شخصیات اُس کے پاس بھیجی گئیں شروع میں رہائی کے لیے پینتیس (35) کے قریب شرائط تھیں جواب کم ہوتے ہوتے صرف یہ رہ گئی ہے کہ تمہیں رہا کر دیتے ہیں تم اس سیٹ اَپ کو تین سال تک چلنے دو۔ پہلی بات یہ ہے کہ اس شرط میں ایک واضح اعتراف ہے کہ اگر تمہیں رہا کر دیا گیا تو اُن کا یہ جعلی سیٹ اَپ ہرگز نہیں چل سکے گا وگرنہ اُسے یہ کہہ کر رہا کر دیتے کہ تمہیں رہا کرتے ہیں کر لو جو کرنا ہے۔ بالفاظ دیگر یہ شرط اُس کی بے پناہ مقبولیت کا اعتراف ہے۔ ایک طرف مذاکرات کیے جاتے ہیں، دوسری طرف اُس کو بدترین طریقے سے ٹارچر کرتے ہیں۔ علیمہ خان نے یہ الزام لگایا تھا کہ اس شدید گرمی میں پانچ روز تک اُس کی بجلی بند رکھی گئی ہے سرکاری لوگ انکار کرتے رہے اب جیل سپرنٹنڈنٹ کی آڈیو لیک ہوئی ہے اُس نے نہ صرف پانچ دن بجلی بند رکھنے کا اعتراف کیا ہے بلکہ یہ بھی کہا ہے کہ نجانے کس ہڈی کا یہ انسان بنا ہے ہم نے ہر قسم کی تکلیف اور اذیت دے کر دیکھ لیا ہے۔ اصل میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ عمران کو حبس بیجا میں رکھنے والی قوت کون ہے؟

حامد میر جو عمران خان کی سیاست سے قطعی طور پر متفق نہیں ہے پہلے اُنہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اُن کے سامنے جنرل باجوہ عمران خان کو مجبور کرتے رہے کہ اسرائیل کو تسلیم کر لیا جائے لیکن وہ نہ مانا۔ اب امریکہ کے سابق وزیر دفاع نے راز کھول دیا ہے کہ عمران خان اسرائیل کو کسی صورت تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھا لہٰذا ہمارے پاس رجیم چینج کے سوا کوئی آپشن نہیں تھا۔ پھر اڈوں کے حوالے سے ایک انٹرویو کے ذریعے اُس کو ٹٹولا گیا جس کے جواب میں اُس نے Absolutely Not کہا تھا تو امریکہ سمجھ گیا تھا کہ یہ شخص اُن کے پاکستان کے حوالے سے مذموم عزائم کے راستے میں اصل رکاوٹ ہے۔ لہٰذا عالمی قوتوں کی سرکشی کرنے پر وہ قریباً 700 دن سے جیل کاٹ رہا ہے لیکن اس حوالے سے کیا خوبصورت دو باتیں غیر جانبدار صحافیوں نے کہی ہیں: (1) پاکستان میں صرف ایک لیڈر آزاد ہے باقی سب قیدی۔ (2) نواز، شہباز اور زرداری کی سو سالہ آزاد زندگی سے عمران خان کی ایک دن کی قید کی زندگی بہتر ہے۔ خوفزدہ حکمران اُسے جیل میں عید کی نماز پڑھنے کی اجازت بھی نہیں دیتے وہ جانتے ہیں کہ وہاں بھی زندہ باد اور آوے ہی آوے کے نعرے لگ جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ معاشرہ کا کوئی طبقہ اور ملک کا کونسا ایسا ہے جہاں وہ لوگوں کے دلوں میں نہ بستا ہو؟ راقم کی رائے میں تو عمران خان کے لیے Win Win پوزیشن ہے اگر وہ رہا ہو گیا تو عوام کی نفرت میں لپٹی ہوئی یہ حکومت چند گھنٹے بھی نہ نکال سکے گی اور اگر وہ جیل میں مر گیا یا مار دیا گیا تو پاکستان کا نہیں بلکہ وہ تاریخ میں جنوبی ایشیاء کے عظیم لیڈروں کی فہرست میں اُس کا نام ہوگا بہت سے لوگوں کو عمران خان کی یہ ناقابل یقین مقبولیت کی وجہ سمجھ نہیں آتی درحقیقت یہ اُس پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت کا نتیجہ ہے۔ وہ دوسرے سیاست دانوں کی طرح یہ دعویٰ ہرگز نہیں کرتا وہ آغاز سے ہی دودھ کا دُھلا ہے وہ صاف اقرار کرتا ہے کہ کبھی وہ Play boy تھا اُس کے یقیناً جنسی سکینڈل تھے پھر اُس کے الفاظ ''میں مسلمان ہو گیا'' البتہ کبھی نہ کوئی مالی سکینڈل ماضی میں تھا نہ اب ہے۔ اگر کوئی مالی سکینڈل ہوتا تو دورانِ عدت میں نکاح جیسا غلیظ مقدمہ قائم کرنے کی ضرورت نہ پڑتی جس کی عالم اسلام میں کوئی مثال نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم ہوئی مطالعہ کا شوق تھا سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ کیا تو دل ہار گیا سمجھ آ گئی کہ دنیا اور آخرت میں سرخروئی حضور ﷺ کی غلامی اور اتباع میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی پسندیدگی کا اظہار یوں کیا کہ اُسے تنہا کر دیا زبردست آزمائش میں ڈال دیا اور سوچنے کے لیے موقع فراہم کر دیا تاکہ اپنی غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں کا جائزہ لے اللہ یہ کام اکثر اپنے پسندیدہ بندوں سے کرتا ہے جیسے سونے کو کٹھالی میں ڈالا جاتا ہے تاکہ تیز آگ کے ذریعے اُس کے ساتھ لگی لپٹی میل کچیل دور ہو جائے۔ اس میں رتی بھر شک نہیں کہ اُس نے اپنی سابقہ سیاسی زندگی میں بے شمار غلطیاں کیں بلکہ فاش غلطیاں کیں اب جیل سے اُس کے جو پیغامات اور ٹوئٹر پر پیغامات سامنے آ رہے ہیں اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی زندگی اب ایک نیا موڑ مڑ چکی ہے آنے والے دن صاف اور واشگاف اعلان کر رہے ہیں کہ قوم اور امت کو ایک مضبوط اور بہادر لیڈر کی ضرورت ہے۔ اب دنیا کا مقابلہ غلامانہ ذہنیت رکھنے والے دن رات خوشامد اور پالش کرنے والے لالچی سیاست دان نہیں کر سکیں گے اگر فلسطینیوں کا قتل عام اور نسل کشی کرنے والے امریکی صدر ٹرمپ کو امن کا پیام برقرار دینے والے اور بھارت سے سیز فائر کرانے پر اُسے آسمان پر چڑھانے والے شدید عوامی نفرت کے باوجود جعلسازی سے پاکستان پر مسلط رہیں گے تب بھی ہم تو پاکستان کے لیے خیر ہی کی دعا کریں گے لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ منافقت کا پردہ ہر صورت چاک کرتا ہے اور جو بیج کر گندم حاصل نہیں کی جا سکتی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ہر ظالم حکمران نے سمجھا کہ اُس کی حکمرانی تا قیامت رہے گی لیکن ہوگا وہی جو رب کریم چاہے گا کہ اصل حقیقی اور دائمی حکمرانی اُسی کو حاصل ہے۔ یہ تحریر اپنے اختتام کو تھی تو یہ دھماکہ خیز خبر آ گئی کہ اسرائیل نے ایران پر حملہ کر دیا ہے ظاہر ہے یہ امریکہ کی حمایت ہی نہیں سرپرستی سے ہی ممکن تھا۔ سوشل میڈیا میں یہ افواہیں چل رہی تھیں کہ حکومتِ پاکستان نے ایران پر حملہ کے حوالہ سے لاجسٹک سپورٹ کی آفر کی ہے۔ خدا کرے یہ غلط ہو۔ بہر حال ہم امریکہ کی حمایت حاصل کر کے عمران خان کو ٹھکانے لگانے کے معاملے میں اتنے آگے چلے گئے ہیں کہ اس فارم 47 کی حکومت سے کچھ بعید نہیں ہماری حکومت رہے ہماری لوٹ مار میں کوئی رکاوٹ نہ آئے ملک و قوم سے کچھ بُرا ہو جائے ہمارے غیر ملکی اثاثوں میں اضافہ ہوتا رہے بس یہی زندگی کا مقصد ہے لیکن اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔ عبرت ناک انجام نوشتہ دیوار ہے۔ ❀❀❀

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 27 سال، تعلیم ایم ایس بائیو ٹیکنالوجی، صوم وصلوٰۃ اور پردے کی پابند، دینی مزاج کی حامل کے لیے تعلیم یافتہ، برسر روزگار اور دینی مزاج کے حامل لڑکے کا لاہور سے رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0310-2786542
0349-0145785

☆ رفیق تنظیم کو لاہور میں رہائش پذیر اپنی بھانجی، عمر 23 سال، تعلیم بی ایس فوڈ سائنسز، قد "5'.2، کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ برسر روزگار لڑکے کا لاہور سے رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔

برائے رابطہ: 0300-6321123

☆ فیصل آباد میں رہائش پذیر 25 سالہ، آرائیں برادری کے نوجوان تعلیم، انجینئرنگ میں ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کے لیے سکالرشپ پر یورپ جا رہا ہے، پیشہ، یونیورسٹی میں لیکچرار، قد 5 فٹ 10 انچ، کے لیے دینی اصولوں اور مزاج کی پابند، باپردہ تعلیم یافتہ (عمر 23، 24 سال) لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0333-6503318

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

دنیا خون آشام بلاؤں کی زد میں

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

آج کا انسان عجب حالات میں جی رہا ہے۔ نہایت ترقی یافتہ، ہائی ٹیک، برق رفتار، مصنوعی ذہانت، روشنیوں رنگوں کی چکاچوند۔ ان رنگوں میں بھنگ ملانے کو یہ تین کافی ہیں، ٹرمپ، نتین یاہو اور مودی۔ استکبار و گھمنڈ، درندگی، وحشت، مجسم ہٹ دھرمی، خباثت اور خودسری! جس طرف نگاہ اٹھے عجب قیامت خیزی اور انتشار کا سماں ہے۔ فریقین مابین شدید تناؤ اور جنگجوئی کے ساتھ کثیر تعداد تماشائیوں کی ہے جو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے کے روادار نہیں کہ زندگی کا مزا کرکرا نہ ہوجائے!

ٹرمپ کی دنیا میں، ٹیرف، دنیا بھر سے چھیڑ خانی، مسک پر یکایک بوچھاڑ اور امریکہ کے دوسرے بڑے شہر لاس اینجلس میں غیر ملکی تارکین وطن کو نامکمل کاغذات کے بہانے زبردست دھاوا بول کر مظاہروں کا ہنگامہ اٹھایا جا چکا ہے۔ کل تک امریکی معیشت کو مضبوط کرنے والے کمتر اجرت پر میکسکو (38 لاکھ)، چینی (8 لاکھ)، فلپائن (8 لاکھ) اور ایشیا سے 41 فی صد افراد آئے۔ آج ان کی تحقیر کر کے انھیں مجرم، غیر قانونی اجنبی، قرار دے کر چھاپے مار کر گرفتار، امریکہ بدر کیا جا رہا ہے۔

امیگریشن پولیس بمعہ نیشنل گارڈز، خلائی مخلوق کی طرح لدی پھندی مظاہرین پر ٹوٹ پڑتی ہے۔ لاٹھیاں، مرچ سپرے، فلیش گرینیڈ (جو تیز روشنی بڑے دھماکے سے حواس باختہ کرتا ہے) ربڑ کی گولیاں استعمال ہوتی ہیں۔ عوام الناس اس پر شدید غم و غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔ ریاستی گورنر نے بھی سخت مذمت کی ہے۔ معروف پروفیسر رابرٹ ریش نے کہا: 'یہ ہم ٹرمپ پولیس سٹیٹ کا نظارہ کر رہے ہیں۔' صرف امریکہ نہیں پورا گلوب ہی امریکی اسرائیلی اور کسی درجے میں بھارتی پولیس سٹیٹ بنائی جا رہی ہے۔ دنیا خاموش تماشائی رہے! سبھی آواز رکھنے والے ادارے دم توڑ رہے ہیں۔ تاہم اللہ کی لاٹھی مسلسل شدید طوفانوں کی صورت برس کر بڑے علاقوں کو لپیٹ میں لیتی ہے۔ اب بھی ڈیڑھ لاکھ افراد ٹیکساس تا جنوبی کیرولائنا بجلی کے بغیر، گرتے درختوں، بارشوں، تند و تیز ہواؤں کی زد میں ہیں۔ 5 انچ قطر کے اولے برسنے کا امکان مزید ہے۔ دنیا میں ظلم و قہر اور وسائل کی لوٹ مار مچانے والوں پر اللہ کی برستی لاٹھی، 'فوکس موسمیات' میں تفصیل پڑھی جاسکتی ہے 2003ء تا 2024ء میں آنے والے 25 طوفانوں کا تذکرہ کھربوں ڈالر کا نقصان بتاتا ہے۔

مسک اور ٹرمپ فساد میں کسے نقصان زیادہ ہوگا اس جھگڑے کا؟ خطرات دونوں کو لاحق ہیں سینگ پھنسانے میں۔ مسک نے ٹرمپ کو صدارت حاصل کرنے کے لیے جو مال فراہم کیا، اس کی تفاصیل دنیا بھر میں پھیل گئیں۔ 2026ء کے مڈٹرم انتخابات کھٹائی میں پڑ سکتے ہیں ٹرمپ کے لیے اس دھماچوکڑی میں! دوسری طرف مسک کی کمپنیوں کو پہنچنے والے نقصانات کا آغاز ہی اذیت ناک ہے۔ مستقبل مزید مخدوش ہے۔ تنگ نظری اور گھٹن کی حد یہ ہے کہ کل تک ٹرمپیوں کی آنکھ کا تارہ مسک اب جنوبی افریقہ کا باسی قرار دے کر اُسے غیر امریکی ہونے کی بنا پر نکال باہر کرنے کو (ٹرمپ کے سفید فام انتہا پسند) کہنے لگے۔ سو امریکی دال جوتیوں میں بٹنے لگی!

سارا قضیہ سرمایہ داروں کے سرمائے، ذاتی معیشت، مفادات کا ہے۔ عوام کا اس سے کیا لینا دیا۔ جمہوریت تو واقعی دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب، کے سوا کچھ بھی نہیں۔ آزادی کی نیلم پری کا جو رعب غلام قوموں پر ڈالا تھا۔ وہ لمبے خونخوار دانتوں والی خون آشام بلا بنی غزہ میں GHF کا نقاب اوڑھے، انسانیت کے پردے میں خون آشام اسرائیلی امریکن فاؤنڈیشن ہے۔ لوگوں کو فاقے دور کرنے کا جھانسہ، یو این کو ہٹا کر تقسیم خوراک اپنے ہاتھوں میں لے کر موت کے گھاٹ اتارنے کا خوفناک سلسلہ! اس پر بے قرار ہو کر جب دنیا بھر کی نگاہوں اور دعاؤں کا مرکز فلوٹیلا غذائی امداد لے کر چلا تو اسرائیل امریکہ نے اسے تباہ کرنے پر کمر کس لی۔ نامور یورپی شہریوں سمیت 12 ممالک کے افراد جانیں ہتھیلی پر رکھ کر وحشی اسرائیل کے لیے چیلنج بن کر سمندر میں اترے۔ جو اہلِ غزہ کی ضروریات لیے روانہ ہوئے۔

عالمی موسمیاتی بحران کی کم عمر متحرک کارکن گریٹا بھی ہمراہ تھی۔ انصاف، امن اور عید کی خوشیوں کی امید لیے۔ دنیا بھر کی نگاہیں فلوٹیلا کے تعاقب میں تھیں اور اسرائیلی قابض فوج بھی! سو وہی ہوا کہ قریب پہنچتے ہی قابض فوج نے کشتی گھیرے میں لے کر پہلے سفید پینٹ پھینکا۔ آنکھیں جلنے لگیں، بے قراری پیدا کرنے والا کیمیائی مواد جس میں فاسفورس، مقناطیسی مواد تھا۔ کشتی پر قبضہ کرلیا۔ کارکنان کو گرفتار کیا۔ بچوں کی خوراک کی ضروریات، طبی سامان سب ضبط۔ حکم ہوا کہ گرفتار شدگان کو 7 اکتوبر 2023ء کے خوفناک مناظر دکھائے جائیں! اور غزہ میں خون کی ندیاں، ملبہ، کوڑا کرکٹ، تہ در تہ آبادیاں؟ بچوں کی جلی ہوئی، سر کٹی، چیتھڑا لاشیں؟ یو این کی ترجمان فرانسس نے کہا فلوٹیلا کا سفر ختم ہوا، مشن باقی ہے۔ بحرِ روم کی ہر بندرگاہ، غزہ سے یک جہتی کے لیے کشتیاں روانہ کرے! دنیا بھر کے غیر مسلموں کو مسلم غزہ کی عید کا غم تھا! اللہ ان سب کو ایمان سے مالا مال کر دے۔ اہل غزہ کے مطابق، یہ فلسطین کی مشکل ترین عید تھی۔ مسکرانے کو کچھ بھی نہیں! ناقابل تصور معاشی اور انسانی تکالیف۔ ملبوں، دل شکن مناظر میں گھرے عید نماز! مگر میرے پیارو۔ قبول حق ہیں فقط مردِ حر کی تکبیریں! تمھاری تکبیروں نے پتھر دلوں سے پانی کے چشمے نکال بہائے۔ وہ ایک تصویر جس میں ایک قسامی مجاہد گویا جبل الرماہ (احد) پر تنہا کھڑا قدس کے تحفظ کو پہرہ دے رہا تھا۔ جب اہل غزہ کی بوٹیاں چیل، گدھ (اسرائیلی) نوچ رہے تھے۔ اس کی ثابت قدمی نے تاکید نبویؐ پر احد میں ایستادہ رہنے کا سا عہد نبھایا۔ کیوں نہ تم لوگوں کے اجر 50 صحابہؓ کے برابر ہوں۔ تم اس نبویؐ بشارت کے مستحق ہو۔ سرنگوں میں شہید ہونے والے، الاء کے شوہر اور اس کے بچے اور خود صابر و ثابت قدم ڈاکٹر الاء اور تم لاکھوں میں! دنیا نے جن کے غموں پر دن رات آنسو بہانا سیکھا۔ باذن اللہ یہ سب صاحب ایمان ہو کر لشکر عیسیٰ علیہ السلام ہوگا...... المائدہ کی آیات پوری ہو رہی ہیں۔ اللہ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے: 'اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم میں سے اگر کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) اللہ اور بہت سے لوگ ایسے پیدا کر دے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ ان کو محبوب ہوگا، جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی

ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے۔ عطا کرتا ہے۔ اور اللہ وسیع ذرائع کا مالک، سب کچھ جانتا ہے۔' (المائدہ-54)

یہ حدیث بھی تازہ کر لیجیے (جو) اہل غزہ کے سے لوگوں کا مقام (نحسبہ کذلک...) بیان کرتی ہے: 'تمھارے بعد آگے ایسے دن آنے والے ہیں جب صبر کرنا اتنا دشوار ہوگا جیسے انگارہ ہاتھ میں لینا۔ اس دور میں قرآن وسنت پر عمل کرنے والوں کے لیے تم میں سے 50 کے برابر اجر ہوگا۔ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ سے پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے 50 لوگوں کے برابر یا انہی میں سے (پچاس)۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تم میں سے 50 کے برابر کا اجر۔' (جامع ترمذی) اور پھر یہ تو وہ ہیں کہ عیدالاضحیٰ پر ہم نے اپنے جانور قربان کیے اور انھوں نے اپنا سبھی کچھ۔ صحابہ کرامؓ فرماتے تھے، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! انھوں نے اللہ کے لیے، اس کے دین، اس کے شعائر و مقدسات پر سبھی کچھ قربان کر دیا۔ گھر بار، مال اولاد، ڈگریاں، دنیاوی ضروریات و مفادات۔ قرب الٰہی کا بلند ترین مقام پایا! تقبل اللہ منکم، ہم تمھاری دعاؤں کے محتاج ہیں!

پاکستان نے گائے کے پجاریوں اور کروڑوں خدا (بت) ماننے والوں پر فتح حاصل کی۔ اللہ قبول فرمائے اور ہماری نمازیں، ہماری قربانیاں، ہمارا جینا، ہمارا مرنا، اللہ رب العالمین کے لیے خالص ہو جائے۔ (آمین) تاہم ٹک ٹاک پر جان دینے والی ثناء یوسف اور جان لینے والا عمر حیات شرمناک نمونہ ہیں۔ ایسے وقت میں جب جان کا لاگو دشمن بھارت، کشمیر پر دانت گاڑے انھیں غزہ جیسا بنانے کو ہے۔ لگا تار ساتویں سال نماز عید، عید گاہ میں پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ بھارت دریائے سندھ سے پانی کی ہر رمق چوس لینے کے درپے ہیں۔ ایک حسینہ کے فولورز صرف حسن و جمال، اداؤں پر مر مٹنے والے لاکھوں میں ہیں! بے مصرف بے جہت نوجوان؟ 17 سالہ جوانی، دل لبھاتے ضائع ہو جائے؟ حریص نوجوان قاتل بن کھڑا ہو اسے پانے کے شوق میں۔ پناہ بخدا...... حیا سوز قاتل تو یوں بھی مستحق سزا ہے۔ عفت و عصمت کے تحفظ بارے زبردست احکام دین بلا سبب تو نہیں۔ مغرب کا بہترین حصہ دیوانہ وار غزہ پر شب و روز صرف کر رہا ہے۔ ان کی تو اداکارائیں بھی غزہ کے بچوں پر حساس ہیں۔ مگر ہمارے ہاں؟ الامان الحفیظ!

❀❀❀

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

'کتاب الخراج' ہی میں اس طرح مذکور ہے کہ جب عمر فاروق ؓ خلیفہ بنے تو یہ لوگ ان کے پاس آئے اور حضرت عمر فاروق ؓ نے ان لوگوں کو نجران یمن سے جلا وطن کر کے نجرانِ عراق میں بسا دیا تھا' کیونکہ آپ کو اندیشہ تھا کہ یہ لوگ مسلمان کو نقصان پہنچائیں گے۔ ان کی جلاوطنی کے بعد حضرت عمر فاروق ؓ نے ان اہل نجران کے لیے معاہدہ لکھا۔

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ آخر نجران کے نصاریٰ سے مسلمان کو کیا خطرہ تھا جس کی بنیاد پر حضرت عمرؓ نے ان کی جلاوطنی کا فیصلہ کیا۔ اس کی وضاحت 'کتاب الاموال' کی درج ذیل عبارت سے بخوبی ہو جاتی ہے:

فلما ولی عمر بن الخطاب اصابوا الربا فی زمانہ فأجلاھم عمر (کتاب الاموال: ۲۰۲)

''جب حضرت عمر بن خطاب ؓ خلیفہ بنے تو اُس وقت ان (اہل نجران) کو سودخوری کا ارتکاب کرتے پایا تو حضرت عمرؓ نے ان کو جلاوطن کر دیا۔'' (جاری ہے) بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1147 دن گزر چکے!

إنا للہ وإنا إلیہ راجعون — دعائے مغفرت

☆ حلقہ کراچی شمالی، یاسین آباد کے ناظم مالیات جناب محمد یونس کے تایا وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0332-3270742

☆ حلقہ پوٹھوہار، ساگری کے مبتدی رفیق جناب منصور احمد وفات پا گئے۔

☆ حلقہ کراچی وسطی، شاہ فیصل کے ملتزم رفیق جناب محمد ابراہیم وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0300-2948092

☆ حلقہ کراچی وسطی، راشد منہاس جوہر 2 کے ملتزم رفیق جناب بشارت حسین کے والد وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0331-2189267

☆ حلقہ کراچی شمالی، اورنگی ٹاؤن کے رفیق حشمت علی کی والدہ وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0345-3956398

☆ مقامی تنظیم بہاولنگر کے مبتدی رفیق جناب فدا حسین کی والدہ وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0300-5290472

☆ مقامی تنظیم ہارون آباد غربی کے مبتدی رفیق جناب محمد عتیق الرحمٰن کی والدہ وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0345-3956398

☆ حلقہ کراچی، جنوبی کورنگی وسطی تنظیم کے ملتزم رفیق جناب سید معین الدین کے بھائی وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0317-0027898

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، پشاور شہر کے نقیب محترم علی منیر کی خوشدامن وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0300-9349299

☆ مقامی تنظیم چشتیاں کے مبتدی رفیق جناب محمد اظہر ولد اصغر علی وفات پا گئے۔

☆ حلقہ ملاکنڈ، تیمر گرہ کے رفیق جناب محمد شعیب کے سسر وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0346-8385581

☆ حلقہ جنوبی پنجاب، ملتان کینٹ کے رفیق جناب محمد علی کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0308-7413055

☆ مقامی تنظیم ہارون آباد شرقی کے مبتدی رفیق جناب محمد وقار یونس کے سسر وفات پا گئے۔

☆ منفرد اسرہ فقیر والی ابوعکاشہ کے نقیب جناب اشفاق حسین کی ساس وفات پا گئیں۔

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے ڈرائیور حلقہ اور منفرد اسرہ ناصر پور کے رفیق جناب قاری وقاص احمد کے برادر نسبتی انتقال کر گئے۔ برائے تعزیت: 0321-9187261

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

اخبارِ اسلام

غزہ، اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

● اسرائیل کی غزہ پر نسل کُشی کی بنیاد پر مسلط جنگ کے 600 دن مکمل ہونے پر غزہ کے محکمہ صحت کی جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق غزہ کے 38 ہسپتالوں میں سے 22 ہسپتال مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں۔ 105 بنیادی طبی مراکز میں سے صرف 30 کام کر رہے ہیں۔ ضروری ادویات کی فہرست میں سے 47 فیصد ادویات مکمل طور پر ختم ہو چکی ہیں جبکہ طبی آلات اور سامان کی فہرست میں سے 65 فیصد اشیاء یکسر ختم ہو چکی ہیں۔ 104 آپریشن تھیٹرز میں سے صرف 50 آپریشن تھیٹرز برائے نام یا انتہائی ناگفتہ بہ حالت میں کام کر رہے ہیں۔ علاج نہ ہونے کی وجہ سے گردوں کے امراض میں مبتلا 41 فیصد مریض خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔ 34 آکسیجن اسٹیشنز میں سے 25 مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں جبکہ 9 اسٹیشنز کام تو کر رہے ہیں مگر جزوی طور پر۔ سی ٹی اسکین مشینیں جو پورے غزہ میں 19 تھیں، اُن میں سے 12 تباہ ہو چکی ہیں۔ ایم آر آئی مشینیں 7 تھیں جو سو فیصد تباہ ہو چکی ہیں۔ ہسپتالوں میں 110 پاور جنریٹرز میں سے صرف 49 ہی فعال ہیں مگر مرمت اور ایندھن کے متقاضی ہیں۔

● 7 اکتوبر 2023ء سے اب تک فلسطین میں شہید صحافیوں کی تعداد 226 ہوگئی ہے جبکہ مجموعی طور پر شہدا کی تعداد 54772 اور زخمیوں کی تعداد 125834 تک پہنچ گئی ہے، جن میں بچوں کی تعداد 16854 ہے جو کل شہداء کا 31.5 فیصد ہے۔ 20594 نوجوان مرد جن کی عمریں 18 سے 45 سال کے درمیان تھیں، ان کا تناسب 38 فیصد ہے۔ پیدائش کے فوراً بعد شہید کر دیئے گئے بچوں کی تعداد 356، ایک سال سے کم عمر کے شہید ہونے والے بچوں کی تعداد 931، غذائی قلت کی وجہ سے شہید ہو جانے والے بچوں کی تعداد 60 ہے۔ اس دوران 14000 سے زائد خاندان اسرائیلی مظالم کا شکار ہوئے، جن میں سے 2483 ایسے خاندان ہیں جن کے سو فیصد افراد شہید کئے جا چکے ہیں جبکہ 5620 خاندان ایسے ہیں جن میں سے صرف ایک فرد ہی زندہ بچا ہے۔

● حماس کے غزہ میں سربراہ اور مذاکراتی وفد کے قائد، مجاہد ڈاکٹر خلیل الحی نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر کہا ہے کہ حماس نے ''وٹکوف'' کی حالیہ تجویز کو مسترد نہیں کیا، بلکہ اس میں بعض اہم نکات اور اصلاحات شامل کی ہیں تاکہ اس جنگ کا خاتمہ یقینی بنایا جاسکے، دشمن کی جانب سے دھوکہ، قتل و غارت، جارحیت اور جبری نقل مکانی کو روکا جاسکے اور فلسطینی عوام کے لیے امداد و ریلیف کی باعزت فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ قابض صیہونی ریاست نے مظالم کی انتہا کر دی ہے، یہاں تک کہ اُن کے خلاف بھی جو محض اپنی بھوک مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں، جیسا کہ حالیہ دنوں میں رفح میں دیکھا گیا، یہ سب ممکن نہ ہوتا اگر اسرائیل کو اسلحہ فراہم نہ کیا جا رہا ہوتا۔ اسرائیل نوازی کا تازہ ترین مظاہرہ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل میں کیا گیا، جہاں امریکہ نے غزہ کا محاصرہ ختم کرنے اور فوری امداد کی فراہمی کی قرارداد کو ویٹو کر دیا۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

● **ایران: یورینیم کی افزودگی سے کوئی نہیں روک سکتا:** ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ ایران جوہری ہتھیار حاصل کرنے کا خواہاں نہیں، ایران کو یورینیم کی افزودگی سے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ عالمی قوانین ہر ملک کو پُرامن مقاصد کے لیے جوہری توانائی سے متعلق سائنسی سرگرمیوں کی اجازت دیتے ہیں۔ جبکہ ایرانی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ ایران کے ملٹری ڈاکٹرائن میں ایٹمی ہتھیاروں کی کوئی جگہ نہیں ہے اور اس ضمن میں ایران کی تمام تر سرگرمیاں آئی اے ای اے کی زیر نگرانی اور مکمل شفاف ہیں اور ایران کی کوئی ایسی تنصیب یا سرگرمی نہیں جو ظاہر نہ کی گئی ہو۔ ایرانی وزیر برائے انٹیلی جنس اسماعیل خطیب کا کہنا ہے کہ ایران نے اپنے خفیہ ذرائع سے اسرائیل کی مکمل جوہری دستاویزات حاصل کر لی ہیں۔ امریکا، یورپ اور دیگر ممالک کے ساتھ اسرائیل کے تعلقات اور اسرائیلی اسٹریٹجک پاور کی انٹیلیجنس دستاویزات بھی اس میں شامل ہیں۔

● **افغانستان: ملک چھوڑنے والوں کے لیے عام معافی:** عیدالاضحیٰ کے موقع پر خطاب میں افغانستان کے قائم مقام وزیر اعظم نے کہا کہ وہ افغان جن پر امریکا نے اپنے دروازے بند کر دیئے وہ وطن واپس آ جائیں۔ وہ افغان بھی واپس آسکتے ہیں جنہوں نے امریکی مقاصد کے لیے دشمن کا ساتھ دے کر ملک کو نقصان پہنچایا تھا۔

● **بنگلہ دیش: عام انتخابات اپریل 2026ء میں ہوں گے:** عبوری حکومت کے سربراہ ڈاکٹر محمد یونس نے قوم سے خطاب میں کہا کہ عام انتخابات اپریل 2026ء کے پہلے دو ہفتوں میں کسی دن ہوں گے۔ انتخابات کا روڈ میپ الیکشن کمشن دے گا۔

● **شام: دمشق سٹاک ایکسچینج دوبارہ کھل گئی:** دمشق سیکیورٹیز ایکس چینج کمیشن میں 6 ماہ کی بندش کے بعد تجارت دوبارہ شروع ہوگئی ہے، شام کے نئے رہنما تقریباً 14 سال کی خانہ جنگی کے بعد ملک کی تباہ حال معیشت کو سہارا دینے اور تعمیر نو شروع کرنے کے لیے امریکی مدد کے ساتھ کوشاں ہیں۔

● **بھارت: فوج نے عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے سے روک دیا:** بھارتی فوج نے کلکتہ کے تاریخی ریڈ روڈ پر عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو نماز عید کی ادائیگی میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

● **برطانیہ: قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے والا ملعون مجرم قرار:** دارالحکومت لندن میں ترک قونصل خانے کے باہر قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے والے ملعون شخص کو عدالت نے مجرم قرار دے کر 240 پاؤنڈ جرمانہ عائد کر دیا ہے۔

● **سعودی عرب: ولی عہد کا مسلم ممالک کے قائدین کیلئے ظہرانہ:** ظہرانے میں سعودی ولی عہد محمد بن سلمان نے تمام مہمانوں کا خیر مقدم کیا جہاں عالم اسلام کی اہم شخصیات کے علاوہ اسپیکر قومی اسمبلی پاکستان ایاز صادق، چیئرمین پاکستان علما کونسل حافظ محمد طاہر محمود اشرفی، گورنر سندھ کامران ٹیسوری، وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف نے شرکت کی۔ مفتی اعظم فلسطین اور وزیر اوقاف شام نے خطاب کیا اور عالم اسلام کے مسائل کے حل کیلئے وحدت اور اتحاد سے مسائل حل کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

امیر محترم جناب شجاع الدین شیخ ﷾ کا دورہ سرگودھا

بروز اتوار صبح 10:00 بجے امیر محترم ﷾ نائب ناظم اعلیٰ شرقی زون محترم پرویز اقبال کے ہمراہ حلقہ سرگودھا پہنچے۔ امیر حلقہ سرگودھا نے اپنے معاونین کے ہمراہ اُن کا مسجد جامع القرآن سرگودھا میں استقبال کیا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن حکیم و ترجمہ سے ہوا جس کی سعادت تنظیم سرگودھا غربی کے امیر جناب عبدالرحمٰن نے حاصل کی۔ اس کے بعد حلقہ کے نظم کا تعارف پیش کیا۔

پروگرام کے دوران رفقاء کو کاغذ اور قلم مہیا کر دیئے گئے تھے تاکہ وہ اپنے سوالات تحریراً امیر محترم کو پیش کر سکیں۔ امیر محترم نے سوالات کے تفصیلی جوابات دیئے۔ مبتدی و ملتزم رفقاء نے امیر محترم کے ہاتھ پر بیعت مسنونہ بھی کی۔ نماز اور کھانے کے بعد امیر محترم کی حلقہ کے ذمہ داران کے ساتھ ملاقات رہی۔ انہوں نے مختلف تنظیمی امور کا جائزہ لیا۔ مقامی امراء نے اپنے اپنے نظم کا تعارف پیش کیا اور ذمہ داران کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد ذمہ داران کے سوالات کے جوابات دیئے اور اس بات پر زور دیا کہ اپنے اسرہ جات پر محنت کی جائے۔ حلقہ قرآنی کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ گھریلو اسرہ کے قیام پر بھی زور دیا اور دعا کی کہ جن رفقاء نے ان پروگراموں کے لیے محنت فرمائی اللہ تعالیٰ انہیں بہتر بدل عطا فرمائے۔ آمین! (رپورٹ: ہارون شہزاد، ناظم نشر و اشاعت حلقہ سرگودھا)

حلقہ کراچی جنوبی، سوسائٹی تنظیم میں توسیع دعوت کیمپ

25 مئی 2025 بروز اتوار حلقہ کراچی جنوبی کے تحت کراچی ایڈمن سوسائٹی میں توسیع دعوت پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں حلقہ کراچی جنوبی کی پانچ تنظیمات اختر کالونی تنظیم، ڈیفنس تنظیم، گلشن تنظیم، قرآن اکیڈمی تنظیم اور اولڈ سٹی کے رفقاء نے بطور مہمان شرکت کرتے ہوئے معاونت فرمائی۔ پروگرام سے دو دن قبل بروز جمعہ سوسائٹی تنظیم کے رفقاء نے جمعہ کی نماز کے بعد مختلف مساجد میں 800 ہینڈ بلز تقسیم کیے اور علاقے میں 30 بینرز اور 10 پول بینرز آویزاں کروائے۔

بروز اتوار سوسائٹی تنظیم کے ذمہ داران سوسائٹی آفس میں ظہر کے بعد آگئے تھے۔ چار بجے مہمان تنظیم کے رفقاء بھی سوسائٹی آفس میں جمع ہوئے۔ ساڑھے چار بجے پروگرام کا آغاز دعوتی آداب کے ذریعے کیا گیا۔ دعوتی آداب بیان کرنے کی سعادت ملتزم رفیق جناب عبدالباسط نے حاصل کی۔ 5 مساجد کے اردگرد کے علاقے میں دعوتی سعی کے لیے 5 ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ ہر ٹیم میں 10 سے 12 رفقاء تھے۔ ٹیموں کی تشکیل کے بعد رفقاء کے لیے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا، سوا پانچ بجے کے بعد ٹیمیں دعوتی سعی کے لیے روانہ ہوگئیں۔ ایک مسجد کے باہر کارنر میٹنگ بھی کی گئی۔ مغرب سے پہلے اسٹیج پر تنظیم اسلامی کے پرچم پر مبنی اسکرین آویزاں کی گئی اور پنڈال میں دعوتی بینرز آویزاں کیے گئے۔

پروگرام کا آغاز بعد نماز مغرب کیا گیا۔ تلاوت کی سعادت جناب حافظ عثمان، رفیق سوسائٹی تنظیم نے حاصل کی۔ آپ نے سورۃ الصّٰفّٰت کی آیات تلاوت فرمائیں۔ جناب انجینئر عمیر نواز، رفیق اختر کالونی تنظیم نے ''عید الاضحیٰ اور فلسفہ قربانی'' کے موضوع پر خطاب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسوہ کو نمایاں کیا اور بتایا کہ تنظیم اسلامی اسی منہج پر کام کر رہی ہے۔ پروگرام قبل از عشاء اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔ (سوسائٹی تنظیم کے تحت ہونے والے حلقہ قرآنی اور نئے ہونے والے کورسز کا اعلان اور ہینڈ بل بھی تقسیم کیے گئے) پروگرام میں قریباً 125 رفقاء و احباب جبکہ 12 خواتین نے شرکت فرمائی۔ نئے احباب نے پروگرام کے بعد رابطے کے لیے اپنے فون نمبر رجسٹر کروائے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل و کرم سے پروگرام بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمام ذمہ داران اور رفقاء کی محنتوں کو قبول فرمائے اور اس کا دنیا اور آخرت میں بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین!

(رپورٹ: نعمان آفتاب، امیر مقامی تنظیم سوسائٹی)

حلقہ لاہور غربی کے تحت ایک روزہ توسیع دعوت پروگرام

تنظیم اسلامی حلقہ لاہور غربی کے تحت جامع مسجد ابوبکر صدیق، گرین ٹاؤن لاہور میں بروز اتوار ایک روزہ توسیع دعوت پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں میزبانی کے فرائض مقامی تنظیم ٹاؤن شپ اور انجینئرز ٹاؤن نے ادا کیے۔ حلقہ کی بقیہ تمام مقامی تنظیم میں سے کم از کم تین رفقاء نے نصرت کے لیے اس پروگرام میں شرکت کی۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز صبح ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ حلقہ لاہور غربی کے ناظم دعوت جناب نثار احمد خان نے رفقاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انھیں اس ایک روزہ پروگرام کے فارمیٹ سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد ''دعوت دین کیا کیوں اور کیسے؟'' کے عنوان سے مذاکرے کا آغاز کیا۔ دوران مذاکرہ رفقاء نے دعوت دین بالخصوص انفرادی دعوت کے ضمن میں ذاتی تجربات بھی بیان کئے۔

نماز ظہر کے بعد ٹاؤن شپ تنظیم کے ناظم دعوت جناب نسیم اسلم نے ''قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر مختصر بیان کیا۔

نماز عصر کے فوراً بعد ''نیکی و تقویٰ کے کاموں میں معاونت اور برائی کے کاموں میں تعاون سے اجتناب'' کے موضوع پر درس حدیث کا اہتمام کیا گیا جس کی ذمہ داری ٹاؤن شپ تنظیم کے ناظم تربیت جناب بابر علی نے ادا کی۔ عصر کی نماز کے فوراً بعد دعوتی سعی/گشت کے لیے ٹیموں کی تشکیل کا سلسلہ شروع ہوا۔ ٹاؤن شپ تنظیم کے ناظم دعوت جناب نسیم اسلم کی نگرانی میں 10 ٹیمیں تشکیل دی گئیں جن میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ میزبان تنظیم کا ایک رفیق اور اس کے ساتھ دوسری مقامی تنظیم کے دو رفقاء کو شامل کیا جائے۔ اس کے بعد حلقہ لاہور غربی کے نائب ناظم دعوت جناب علی اکبر نے دعوتی ٹیموں کے سامنے دعوتی سعی/گشت کے آداب و فضائل بیان کئے تاکہ رفقاء بھرپور جذبے سے اس کام میں شریک ہوسکیں۔

دعوتی سعی/گشت کے لیے ٹیمیں مغرب کی نماز سے تقریباً سوا گھنٹہ قبل مقرر کردہ علاقوں کی جانب روانہ ہوئیں۔ نماز عصر کے فوری بعد قریبی جامع مسجد رحمانیہ کے باہر کارنر میٹنگ کا بھی اہتمام کیا گیا جس کی ذمہ داری ٹاؤن شپ تنظیم کے رفیق جناب ڈاکٹر شکیل نے ادا کی۔ جانے سے پہلے ٹیموں کو بعد نماز مغرب منعقد ہونے والے خطاب عام سے متعلق تشہیری مواد بھی فراہم کیا گیا اور اس کے علاوہ تنظیم اسلامی کی دعوت کے حوالے سے بھی رہنمائی فراہم کی گئی۔ کل 10 ٹیموں نے اس دعوتی سعی میں حصہ لیا۔

نماز مغرب سے 15 منٹ قبل واپس آنے پر ذمہ داران نے ٹیموں کی کارگزاری سنی۔ نماز مغرب کے بعد مقامی مسجد کے مفتی صاحب کے مختصر بیان کے بعد حلقہ لاہور غربی کے سینئر ملتزم رفیق جناب محمود حماد نے حالات حاضرہ کے ضمن میں ''پاکستان کے موجودہ حالات، امت مسلمہ اور اہل غزہ کی پکار'' کے عنوان سے پُرجوش اور ولولہ انگیز خطاب کیا اور امت مسلمہ بالخصوص پاکستانی مسلمانوں کے کرنے کے کاموں پر توجہ دلائی۔

پروگرام کا اختتام اللہ کے حضور دعا کے ساتھ ہوا جس میں امت مسلمہ اور بالخصوص غزہ کے مظلوم مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے حق میں خاص دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔

اس پروگرام میں حلقہ لاہور غربی کے 70 رفقاء اور تقریباً 50 احباب نے شرکت کی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس ضمن میں رفقاء کی مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

(مرتب کردہ: علی اکبر، نائب ناظم دعوت حلقہ لاہور غربی)

مرکز دارالاسلام میں منفرد نقباء اور مقامی معاونین کے لیے ایک روزہ تربیتی پروگرام

کل پاکستان اجتماع امراء، بمقام مرکز دارالاسلام لاہور منعقد ہوا۔ اجتماع کی علمی و تربیتی رہنمائی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حلقہ ملاکنڈ نے 11 مئی 2025ء کو نقباء اور مقامی معاونین کے لیے ایک روزہ تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا۔ جس کا مقصد نظم جماعت کو مؤثر بنانے اور مرکز کی ہدایات کو عملی شکل دینے کے لیے ترتیب دیا گیا تھا۔

اجتماع کا آغاز درسِ قرآن سے ہوا۔ درسِ قرآن کا موضوع ''امراء کا اپنے رفقاء سے طرزِ عمل اور اسوۂ رسول ﷺ'' تھا، جس کی سعادت جناب فیض الرحمٰن نے حاصل کی۔ اور مؤثر انداز میں اسوۂ حسنہ کے عملی پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ بعدازاں جناب نعیم نے درسِ حدیث پیش کیا۔ انہوں نے ''اسلامی نظم جماعت میں بیعت کی اہمیت'' پر روشنی ڈالی اور دل نشین انداز میں شرکاء کی رہنمائی فرمائی۔

پروگرام کا اگلا حصہ ''دین کا ہمہ گیر تصور اور اس کے تقاضے'' پر ایک فکری و تعلیمی مذاکرہ تھا۔ جسے محترم شوکت اللہ شاکر نے نہایت عمدگی سے کنڈکٹ کیا اور شرکاء کو اس میں بھرپور طور پر شامل کیا۔

مذاکرے کے بعد امیر حلقہ اور معاونین حلقہ نے نقباء، اور مقامی معاونین سے الگ الگ نشستیں کیں۔ جن میں متعلقہ امور پر رہنمائی فراہم کی گئی اور جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے حوالہ سے مفید تبادلہ خیال ہوا۔

مسنون دعا اور نمازِ ظہر پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(مرتب: شاہ وارث، معتمد تنظیم اسلامی حلقہ ملاکنڈ)

حلقہ کراچی جنوبی کے تحت لانڈھی میں توسیعی دعوت پروگرام

حلقہ کراچی جنوبی کے زیرِ اہتمام توسیعی دعوتی پروگرام لانڈھی کی مانسہرہ کالونی میں منعقد ہوا۔ پروگرام کی میزبانی لانڈھی تنظیم نے کی، خطابِ عام کی اطلاع بینرز اور ہینڈ بل کی تقسیم کے ذریعے پہلے ہی کی جا چکی تھی۔

پروگرام کے لیے لانڈھی تنظیم کے رفقاء، دوپہر 2 بجے ہی مقام پر پہنچ گئے تھے، جہاں انہوں نے نظم و ضبط کے ساتھ تمام ضروری انتظامات مکمل کیے۔ چار بجے حلقہ کراچی جنوبی کی تین مقامی تنظیمیں (کورنگی شرقی، کورنگی وسطی، اور کورنگی غربی) معاونت کے لیے پہنچیں۔

پانچ بجے لانڈھی تنظیم کے معتمد جناب حافظ لقمان نے ''دعوت الی اللہ'' کی اہمیت و فضیلت اور اس کے آداب پر بصیرت افروز گفتگو فرمائی۔ انہوں نے قرآن مجید کی مختلف آیات اور نبی کریم ﷺ کی سنت کی روشنی میں یہ بات واضح کی کہ دعوتِ دین ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ تمام رفقاء کو دعوتی سعی کے لیے ٹیموں میں تقسیم کیا گیا اور نماز کے بعد ٹیمیں مانسہرہ کالونی کے مختلف حصوں میں گئیں اور دعوتی پیغام پہنچایا۔ تمام ٹیمیں مغرب کی نماز سے پندرہ منٹ قبل واپس لوٹ آئیں اور اپنی اپنی دعوتی کارگزاری مختصر انداز میں پیش کی۔

نمازِ مغرب کے بعد حلقہ کراچی جنوبی کے ناظم دعوت جناب عامر خان نے ''عیدالاضحیٰ اور فلسفہ قربانی'' کے موضوع پر نہایت مؤثر اور بصیرت افروز درس دیا۔ انہوں نے سورۃ الملک کی آیت نمبر 2 کا حوالہ دیا: یعنی ''جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرتا ہے۔''

اس آیت کی روشنی میں واضح کیا کہ دنیا کی زندگی کا مقصد صرف عیش و عشرت نہیں بلکہ یہ آزمائش کا میدان ہے اور اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ البقرہ (آیت 124) کے حوالے سے بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کئی امتحانات میں ڈالا اور وہ ہر امتحان میں کامیاب رہے۔ سچے مؤمن کے لیے آزمائش کا سامنا صبر، یقین اور وفا سے کرنا ضروری ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں اپنے بیٹے کو قربان کرتے دیکھا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اطاعت کا مظاہرہ کیا تو اللہ نے ان کی اس قربانی کو قیامت تک کے لیے نشانِ وفا بنا دیا۔ درس میں بتایا گیا کہ قربانی کا مقصد گوشت یا خون نہیں بلکہ اللہ کے حضور تقویٰ اور اخلاص ہے۔

درس کے بعد امت مسلمہ، ملک و ملت اور فلسطین و کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی کامیابی کے لیے دعا مانگی گئی اور شرکاء میں ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کی کتاب ''عیدالاضحیٰ اور فلسفہ قربانی'' بطور ہدیہ تقسیم کی گئی۔

یہ بات بھی خوش آئند ہے کہ پروگرام کے مقام کو ہر ہفتہ درسِ قرآن کے لیے مختص کر دیا گیا ہے۔ آئندہ ان شاء اللہ ہر اتوار بعد نماز عشاء تنظیم اسلامی کے تحت درسِ قرآن کا باقاعدہ آغاز کیا جائے گا۔

پروگرام کے دوران تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن کی کتب پر مشتمل مکتبہ بھی قائم کیا گیا، جس میں تمام کتب 50 فیصد رعایت کے ساتھ پیش کی گئیں، اور اہل علاقہ نے بڑی دلچسپی کے ساتھ اس سے استفادہ کیا۔ پروگرام میں 85 رفقائے تنظیم اور 170 احباب نے شرکت کی۔

یہ پروگرام رفقائے تنظیم کے باہمی تعاون، اخلاص اور دعوتی شعور کا عکاس تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں دعوتِ دین کا حقیقی فہم عطا فرمائے۔

(رپورٹ: طلحہ علی انصاری، رفیق لانڈھی تنظیم)

حلقہ سکھر کے زیرِ اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع

حلقہ کی سطح پر سہ ماہی تربیتی اجتماع کا انعقاد صبح 9 بجے شہریار مسجد صادق آباد میں ہوا۔ پروگرام کا آغاز امیر حلقہ جناب احمد صادق سومرو کے افتتاحی کلمات سے ہوا۔ انہوں نے تمام شرکاء کو خوش آمدید کہا اور سہ ماہی تربیتی اجتماع کے اغراض و مقاصد شرکاء کے سامنے رکھے۔ اس کے بعد مقامی امیر، صادق آباد شمالی جناب ذکاء الرحمٰن نے تنظیم اسلامی کا تعارف حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد امیر مقامی تنظیم رحیم یار خان جناب پروفیسر ریٹائرڈ سجاد منصور نے مہلکات اجتماعیت پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد جناب ڈاکٹر محمد خالد شفیع نے ''دینی فرائض کا جامع تصور'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد ملتزم رفیق رحیم یار خان جناب حافظ محمد عابد نے التزام جماعت میں بیعت کی اہمیت کو جامع، سہل انداز میں بیان کیا۔ اس کے بعد ناظم دعوت و تربیت حلقہ جناب حافظ ثناء اللہ گبول نے رفقاء کو تنظیم اسلامی کے نظام العمل کا مطالعہ کرایا۔ آخر میں پروفیسر جناب عبداللہ بن مقصود نے ''رسول انقلاب کا طریقہ انقلاب'' کے موضوع پر سہل اور آسان انداز میں نبی کریم ﷺ کی انقلابی جدوجہد کو شرکاء کے سامنے بیان کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تربیتی اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں 45 رفقاء اور 5 احباب نے شرکت کی۔

(رپورٹ: احمد صادق سومرو، امیر حلقہ سکھر)

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیرِ اہتمام نوشہرہ میں توسیع دعوت پروگرام

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیرِ اہتمام ضلع نوشہرہ کے ایک گاؤں میاں جان کورونہ میں توسیعی دعوت کے سلسلے میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مدرس کے فرائض ناظم دعوت حلقہ جناب حبیب الرحمٰن نے سرانجام دیئے۔ یہ پروگرام نماز عصر سے نماز مغرب تک جاری رہا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں قربانی کی حقیقت اور اقامت دین کی جدوجہد پر مفصل گفتگو کی۔ پروگرام میں 31 احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطاء فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(رپورٹ: سعید اللہ شاہ، معتمد حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

emergency campaign by human rights groups in August 2024 to force Canada to scrap a new contract for that same factory to supply Israel with 50,000 high-explosive mortar shells.

The U.K. is just as compromised. The new Labour government elected in July 2024 quickly restored funding to UNRWA, as Canada has. In September, it suspended 30 out of 350 arms export licenses to Israel, mostly for parts used in warplanes, helicopters, drones and targeting. But, like Canada, the U.K. still supplies many other parts that end up in Israeli F-35s bombing Gaza. Declassified UK published a report on the F-35 program that revealed how it compromises the sovereignty of partner countries. While the U.K. produces 15% of the parts that go into every F-35, the U.S. military takes immediate ownership of the British-made parts, stores them on British air force bases, and then orders the U.K. to ship them to Texas for use in new planes or to Israel and other countries as spare parts for planes already in use. Shipping these planes and parts to Israel is in clear violation of U.S., U.K. and other countries' arms export laws.

British campaigners argue that if the U.K. is serious about halting genocide, it must stop all shipments of F-35 parts sent to Israel–directly or indirectly. With huge marches in London drawing hundreds of thousands of people, and protests on June 17th at three factories that make F-35 parts, activists will keep applying more pressure until they result in the "concrete actions" the British government has promised.

Denmark is facing a similar conflict. Amnesty International, Oxfam, Action Aid and Al-Haq are in court suing the Danish government and largest weapons company, Terma, to stop them sending Israel critical bomb release mechanisms and other F-35 parts. These disputes over Canadian artillery propellant, Danish bomb-release mechanisms and the multinational nature of the F-35 program highlight how any country that provides even small but critical parts or materials for deadly weapons systems must ensure they are not used to commit war crimes.

So, all steps to cut off Israel's weapons supplies can help to save Palestinian lives, and the full arms embargo that the UN General Assembly voted for in September 2024 can be instrumental in ending the genocide if more countries will join it. As Sam Perlo-Freeman of Campaign Against the Arms Trade said of the U.K.'s legal obligation to stop shipping F-35 parts, "These spare parts are essential to keep Israel's F-35s flying, and therefore stopping them will reduce the number of bombings and killings of civilians Israel can commit. It is as simple as that."

Germany was responsible for 30% of Israel's arms imports between 2019 and 2023, largely through two large warship deals. Four German-built Saar 6 corvettes, Israel's largest warships, are already bombarding Gaza, while ThyssenKrupp is building three new submarines for Israel in Kiel.

But no country has provided a greater share of the tools of genocide in Gaza than the United States, including nearly all the warplanes, helicopters, bombs and air-to-ground missiles that are destroying Gaza and killing Palestinians. The U.S. government has a legal responsibility to stop sending all these weapons, which Israel uses mainly to commit industrial-scale war crimes, up to and including genocide, against the people of Palestine, as well as to attack its other neighbors. Trump's military and political support for Israel's genocide stands in stark contradiction to the image he promotes of himself as a peacemaker—and which his most loyal followers believe in.

Has Netanyahu finally overplayed his hand? Not really! His campaign of ethnic cleansing, territorial expansion in pursuit of a biblical "Greater Israel," the deliberate starvation of Gaza, and his efforts to entangle the U.S. in a war with Iran have pushed Israel's longtime allies to the edge, yet plagued by Israel's "Holocaust Card" to oblige.

So, for now, however, the Western governments remain deeply complicit in Israel's atrocities and violations of international law. The rhetoric is shifting—but history will judge this moment not by what governments say, but by what they do.

About the Authors: Medea Benjamin and Nicolas J. S. Davies are co-authors of the boof, "War in Ukraine: Making Sense of a Senseless Conflict."

Link:

https://www.counterpunch.org/2025/06/06/is-there-a-crack-in-western-support-for-genocide/

Is There a Crack in Western Support for Genocide?

By: Medea Benjamin - Nicolas J. S. Davies

After twenty months of horror in Gaza, political rhetoric in Western countries is finally starting to shift—but will words translate into action? And what exactly can other countries do when the United States still shields Israel from efforts to enforce international law, as it did at the UN Security Council on June 5th? On May 30th, Tom Fletcher, the UN Under-Secretary-General for Humanitarian Affairs, accused Israel of committing a war crime by using starvation as a weapon against the people of Gaza. In a searing interview with the BBC, Fletcher explained how Israel's policy of forced starvation fits into its larger strategy of ethnic cleansing. "We're seeing food set on the borders and not being allowed in, when there is a population on the other side of the border that is starving," Fletcher said. "And we're hearing Israeli ministers say that is to put pressure on the population of Gaza." He was referring to statements like the one from Finance Minister Bezalel Smotrich, who openly admitted that the starvation policy is meant to leave Palestinians "totally despairing, understanding that there's no hope and nothing to look for," so that they will submit to ethnic cleansing from Gaza and a "new life in other places." Fletcher called on Netanyahu to stop this campaign of forced displacement, and insisted, "we would expect governments all over the world to stand for international humanitarian law. The international community is very, very clear on that."

Palestinians might wish that were true. If the so-called international community were really "very, very clear on that," the United States and Israel would not be able to wage a campaign of genocide for more than 600 days while the world looks on in horror. Some Western governments have finally started using stronger language to condemn Israel's actions. But the question is: Will they act? Or is this just more political theater to appease public outrage while the machinery of destruction grinds on? This moment should force a reckoning: How is it possible that the U.S. and Israel can perpetrate such crimes with impunity? What would it take for U.S. allies to ignore pressure from Washington and enforce international law?

If impoverished, war-ravaged Yemen can single-handedly deny Israel access to the Suez Canal and the Red Sea, and drive the Israeli port of Eilat into bankruptcy, more powerful countries can surely isolate Israel diplomatically and economically, protect the Palestinians and end the genocide. But they haven't even tried. Some are now making tentative moves. On May 19th, the U.K., France, and Canada jointly condemned Israel's actions as "intolerable," "unacceptable," "abhorrent," "wholly disproportionate" and "egregious." The U.K. suspended trade talks with Israel, and they promised "further concrete actions," including targeted sanctions, if Israel does not end its offensive in Gaza and lift its restrictions on humanitarian aid. The three countries publicly committed to the Arab Plan for the reconstruction of Gaza, and to building an international consensus for it at the UN's High-Level Two-State Solution Conference in New York on June 17th-20th, which is to be co-chaired by France and Saudi Arabia. They also committed to recognizing Palestinian statehood. Of the UN's 193 member states, 147 already recognize Palestine as a sovereign nation, including ten more since Israel launched its genocide in Gaza. President Macron, under pressure from the leftist La France Insoumise party, says France may officially recognize Palestine at the UN conference in June.

Canada's new prime minister, Mark Carney, claimed during his election campaign that Canada already had an arms embargo against Israel, but was swiftly challenged on that. Canada has suspended a small number of export licenses, but it's still supplying parts for Israel's 39 F-35s, and for 36 more that Israel has ordered from Lockheed Martin. A General Dynamics factory in Quebec is the sole supplier of artillery propellant for deadly 155 mm artillery shells used in Gaza, and it took an

Vol: 34 | Regd. No. C.P.L NO.114 | No.22

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore